SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 22, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House)Islamabad , at five minutes past four in the evening with Mr . Chairman (Mr.Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ویوم تشقّق السّمآء بالغمام ونزّل الملئکة تنزیلاً الملک یومئذ ن الحق للرّحمٰن وکان یومًا علی الکٰفرین عسیرا ویوم یعضُ الظّالم علیٰ یدیه یقول یٰلیتنی اتّخذت مع الرّسول سبیلاً یٰویلتیٰ لیتنی لم اتّخذ فلا نًا خلیلاً لقد اضلّنی عن الذّکر بعد اذ جآءنی وکان الشیطٰن للانسان خذولاً و قال الرّسول یٰربّ انّ قومی اتّخذوا ھٰذا القرأن مھجورًا۔

اور جس دن آسمان ابر کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے نازل کئے جائیں گے۔ اس دن سچی بادشاہی اللہ ہی کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر (سخت) مشکل ہوگا اور جس دن (ناعاقبت اندیش) ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا (اور کہے گا) کہ اے کاش میں نے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ رشتہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے شامت کاش! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھ کو (کتاب) نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا اور شیطان، انسان کو

وقت پر دغا دینے والا ہے اور پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔

(سورۃ الفرقان آیات ۲۵ تا ۳۰)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللّٰھم صلِ علٰی محمد و علٰی آل محمد۔

We take up the questions. Questions Hour.

سینیٹر کامل علی آغا: میں نے رضا ربانی صاحب سے request کی ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف): جناب والا! میں نے بالکل کہا کہ Bill پاس کر دیں گے لیکن ایک روایت ہے اور rules میں یہ بات exclusive ہے اور کبھی نہیں ہوا ہے کہ Question Hour کو چھوڑ دیا جائے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! rules suspend ہوتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: ان کا Bill pass ہو جائے گا۔ اس وقت یہ Question Hour ہونے دیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: صرف چار questions ہیں، یہ ہونے دیں۔ ٹھیک ہے جی، یہ پہلے کر لیں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ سوال نمبر 6، ڈاکٹر کوثر فردوس۔

†6. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 24-09-2005 at 11.55 a.m.)

Will the Minister for Privatization ad Investment be pleased to state:

(a) the number and names of the Public institutio.ıs/organizations privatized during the current year; and

(b) the funds generated through their privatization?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: (a) Eleven units/transactions were privatized during the financial year 2004-05 as per Annex.

(b) Rs. 43.038 billion.

ANNEX

Privatisation Commission

List of units/transactions privatised from July 2004 to June 30, 2005

Sr. No	Unit Name	Date	Amount (Rs. in million)	Buyers
1	Sale of 5.8% shares of PIA thru secondary offering	Jul-04	1,100	General Public through Stock Exchange
2	Sale of 15% shares of PPL thru IPO	Jul-04	5,500	General Public through Stock Exchange
3	Falleti's Hotel Lahore	Jul-04	1,211	4B Marketing
4	10% additional shares – Kohat Cement	Oct-04	41	Employees Management Group (EMG)
5	10% additional shares – Dandot Cement	Oct-04	8	Employees Management Group (EMG)
6	10% additional shares – Ittehad Chemicals	Oct-04	26	Employees Management Group (EMG)
7	10% additional shares – Sh. Fazal Rahman etc	Oct-04	3	Sh. Nishat (Pvt) Limited
8	Sale of 20% shares of KAPCO thru IPO	Apr-05	4,604	General Public through Stock Exchange
9	Pak Arab Fertilizers (Pvt) Ltd. (94.8%)	May-05	14,125	Relliance/Fatima Group
10	National Refinery Limited (33,985,788 shares)	May-05	16,415	The Attock oil Group of Companies
11	International Advertising (Pvt) limited	Apr-05	5	Employees Management Group (EMG)
	Total proceeds		43,038	

Mr. Chairman: Any supplementary? O.K. No supplementary.

We go on to Question No. 54. Muhammad Abbas Kumaili.

†54. *Mr. Muhammad Abbas Komaili: (Notice received on 23-09-2005 at 1.18 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that the offices of the National Language Authority in all provinces have been closed down, if so, the reasons thereof?

Minister Incharge of the Cabinet Division: Yes. In pursuance of the recommendations of the Committee on Re-structuring/down sizing, the Regional Offices of National Language Authority in all provinces were closed down on 30-6-202.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور) : جناب والا!

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں۔

I think, Kumaili Sahib is a little late but he has got I think, a supplementary question.

سینیٹر محمد عباس کمیلی : جواب میں بتایا گیا ہے کہ مقتدرہ قومی زبان کے دفاتر سب صوبوں میں بند کر دیے گئے ہیں۔ جناب والا! ان دفاتر کا ہونا تو بہت ضروری تھا کیونکہ Regional Languages کے دفاتر موجود ہیں۔ مقتدرہ قومی زبان کے دفاتر کیوں بند کئے گئے ہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا! financial constraints کے تحت 2002 میں ایک فیصلہ ہوا تھا جس کے تحت یہ ادارے اس وقت سے بند پڑے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ financial constraints کے تحت بند کئے گئے ہیں اور یہ جواب میں بھی لکھا ہوا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا : جناب والا! یہ تو زیادتی ہے کہ National Language کے بارے میں سوچا جائے کہ یہ ایک financial constraint ہے۔ یہ تو بہت زیادتی ہے۔ اس طرح تو اور بھی بہت ادارے ہیں جنہیں بند ہونا چاہیئے۔ صرف اردو زبان کے ساتھ یہ زیادتی کیوں ہے؟

جناب چیئرمین: آپ وزیر صاحب کو سن لیں۔ کچھ اور بھی کہنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! اس کی اور بھی reasons ہیں۔ اس وقت اردو زبان کافی حد تک دفتروں میں بھی لاگو ہو چکی ہے، سپریم کورٹ میں اردو زبان میں بھی بات ہوسکتی ہے۔یہ سب کچھ ہے۔اس لئے اس کی چنداں ضرورت ہی نہیں رہی ہے۔اب یہ effective ہے اور یہ سلسلہ اب کافی حد تک آگے جا چکا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! یہ National Language کے ساتھ زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین : یہ تو کہہ رہے ہیں کہ وہ prevalent ہو چکی ہے he is acknowledging کہ it is has become more wide spread and the use is more now than the before.

سینیٹر کامل علی آغا: یہ بند کیوں کئے گئے ہیں۔

سینیٹر احمد علی: یہ کہہ رہے ہیں کہ اب زبان کافی عام ہو چکی ہے اور اب اسے روکنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں جس کا مجھے اندازہ ہو رہا ہے

and I am now sure that the Language Authority is to help propogate languages which is already well established.

سینیٹر احمد علی: جناب والا! English Language کافی عام ہے تو کیا اس سے متعلقہ ادارے بند ہو چکے ہیں؟

جناب چیئرمین: نہیں۔ I think ان کا یہ مطلب نہیں تھا۔

سینیٹر احمد علی : پھر اس کا کیا مطلب ہے؟

جناب چیئرمین: ان کا مطلب ہے کہ یہ اب اتنی wide spread ہو چکی ہے کہ اب جو pattern Language Authority کی طرف دیا گیا تھا' اس کی اب ضرورت نہیں رہی۔

That is what I have gathered.

سینیٹر احمد علی : ان کا یہ جواب تو میری سمجھ سے باہر ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ وزیر ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ اب چونکہ یہ پھیل گئی ہے ' اس لئے اب اسے روک دو۔

جناب چیئرمین: نہیں' روکنے کی بات نہیں ہے۔ جب پھیل گئی ہے تو کیسے روک سکتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس authority نے اپنا کام کیا تھا ' وہ اردو کو ہر اس forum پر لے گئے جہاں اس کی ضرورت تھی۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ پہلے Language Authority کے objective کو سمجھایا جائے کہ اس کا مقصد کیا تھا۔

سینیٹر احمد علی : کیا سنٹر میں اس کا دفتر ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: سنٹر میں تو ہے۔

سینیٹر احمد علی : تو کیوں ہے اور صوبوں میں کیوں بند کر دیے ہیں؟

جناب چیئرمین: یہ سب صوبوں میں بند کئے گئے ہیں۔

سینیٹر احمد علی : جناب والا! یہ تو بحث کرنے والی بات ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : جناب والا! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بات کریں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : جناب چیئرمین! اردو جب بہت ساری سطحوں پر آچکی ہے تو اس کے بعد تو اس بات کی ضرورت تھی کہ اس کے مزید دفاتر کھولے جاتے۔ زبان ایک organ ہوتی ہے' اس میں باہر سے الفاظ آتے ہیں اور اس کے الفاظ دوسری زبانوں میں

بھی آتے ہیں اور اس بات کی ضرورت ہے کہ اس زبان کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا جائے۔ اس لئے اس کے دفاتر کو بند کرنے کی منطق میری سمجھ میں نہیں آئی ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے مزید دفاتر نچلی سطح تک کھولے جائیں یعنی district level پر بھی کھولے جائیں تاکہ اردو زبان کو مزید ترویج ملے اور اس کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا جائے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اصل میں re-structuring کے لئے ایک کمیٹی قائم ہوئی تھی - وہاں اس پر بڑا غور وخوض ہوا اور اس کمیٹی نے کافی اداروں کو بند کرنے کے لئے کہا اور یہ کوئی single institution نہیں تھا جسے بند کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اور ادارے بھی بند کئے گئے تھے Right sizing and Re-structuring کے تحت اس ادارے کو بند کرنا پڑا کیونکہ اس کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے یہ اس وقت سے بند ہیں۔

Mr. Chairman: We will now go on to the next question No. 73, Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تین سپلیمنٹری ہو گئے ہیں۔ وہ ختم ہو گئے ہیں، لیاقت صاحب تین ہو گئے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب چیئرمین صاحب! انہوں نے آئین کو violate کیا ہے۔ جب کہ آئین میں باقاعدہ موجود ہے کہ بیس سال کے دوران اردو کو قومی زبان کا درجہ دیا جائے گا چہ جائیکہ انہوں نے اس کے علاقائی دفاتر تک بند کر دیے ہیں، وہ اس کا جواب دیں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: صاف سا جواب ہے کہ جو یہ بات کر رہے ہیں کہ بیس سال میں بنائی جائے گی وہ بن چکی ہے، پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے تو اس میں کونسی violation of the Constitution ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی:جناب چیئرمین! اس میں سراسر violation یہ ہے----

جناب چیئرمین: I think question کا answer آ گیا ہے، اگر اور discussion کرنی ہے تو Question No. 73 there are other ways to go about it.

Mr. Muhammad Anwar Bhinder چوہدری صاحب بیٹھیں، تین ہو چکے ہیں۔

سینیٹر احمد علی: ان دفاتر کو دوبارہ کھولنے کا ارادہ ہے یا نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: کوئی ارادہ نہیں ہے۔ یہ زبان ہر ذہن میں جا چکی ہے، ہر آدمی جانتا ہے، بول سکتا ہے لکھ سکتا ہے، دفاتر میں، عدالتوں میں آ چکی ہے اگر کوئی لکھنا نہیں چاہتا تو اس کی مرضی ہے۔ سپریم کورٹ تک میں اس میں بحث کر سکتے ہیں، فیصلے لکھے جاتے ہیں، میرا خیال میں کوئی پرابلم نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: احمد علی صاحب، ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ بھنڈر صاحب آپ پھر سے پڑھیے، بہت discussion ہو گئی ہے۔ No. 73, Ch. Muhammad Anwar Bhinder

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! میں ایک سوال پوچھنا چاہتی ہوں، بہت افسوس کی بات ہے کہ ہماری قومی زبان اردو ہے، ہم کوئی انگریز تو نہیں ہیں کہ یہاں پر، ہمارے ملک میں کوئی دوسرا لفظ استعمال نہیں ہو سکتا، خاص طور پر اردو، جو ہماری قومی زبان بھی ہے، چاہے بلوچ ہو، پٹھان ہو سب اردو زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کو اس طرح سے ختم کرنا کہ جی فنڈ نہیں ہیں، اب تو ان کے پاس بہت زیادہ فنڈ آ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں ختم کیسے کر سکتے ہیں، یہ تو common and popular language ہے، کیسے ختم کریں گے۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب! یہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ختم کیا گیا ہے۔ میں تو یہی request کرونگی کہ تمام اسمبلیوں میں بھی اردو ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: دفتر بند کیا ہے، اس زبان کو ختم نہیں کیا گیا۔ اب اس پر کافی بحث ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ بھنڈر صاحب آپ continue کریں۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! کتنے افسوس کی بات ہے' آپ نے میرے سوال کا جواب ہی نہیں دیا۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اسمبلیوں میں بھی اردو زبان ہونی چاہیے بجائے اس کے کہ پاکستانی اسمبلی ہے اور انگریزی یہاں پر شروع ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کس پر سوال ہیں؟ نہیں بس تین سپلیمنٹری ہوتے ہیں۔ کسی اور نے کوئی بحث کرنی ہے ---ایک منٹ' تشریف رکھیں' ذرا سن لیں' تین سپلیمنٹری ہو گئے ہیں اگر کسی نے کچھ اور move کرنا ہے تو آپ کے پاس اور طریقے ہیں' اس طرح سے move کریں۔ یہ ختم ہو گیا ہے۔ بھنڈر صاحب' No. 73, بھنڈر صاحب۔

سینیٹر احمد علی: تو جناب آج یہ decide ہو گیا ہے کہ اردو قومی زبان نہیں ہے۔ کیوں نہیں بولوں؟ آپ لوگ کیا بات کر رہے ہیں؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیے۔ بھنڈر صاحب۔

73. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 23-09-05 at 9.10 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish customs check posts at Arandu, Darrah, Boroghul Passes in Chitral to facilitate cross border economic activity and tourism between Afghanistan and Pakistan, if so, when?

Mr. Omar Ayub Khan: Central Board of Revenue *vide* S.R.O......(I)/2004 dated 30-12-2004 (**Annex**) has already notified "Arandu Pass" in District Chitral as Customs Station for import of all goods from Afghanistan and export of all goods to Afghanistan (except goods on which duty draw back is admissible).

Government of Pakistan
(Revenue Division)
Central Board of Revenue
****

Islamabad, the 30th December, 2004.

NOTIFICATION
(CUSTOMS)

S.R.O. (I)/2004.- In exercise of the powers conferred by clauses (b) and (c) of section 9 of the Customs Act, 1969 (IV of 1969), the Central Board of Revenue is pleased to direct that the following further amendments shall be made in its Notification S.R.O. 102(I)/83 dated the 12th February, 1983, namely:–

In the aforesaid Notification, in the Schedule, in clause D after serial No 11 and entries relating thereto in columns 2 and 3, the following new serial numbers and entries relating thereto shall be added, namely:–

"12.	Nawa Pass (Bajaur Agency)	Pak Afghan Border to Mohmand Gutt route.	(a) All goods from Afghanistan; and (b) All goods to Afghanistan except goods on which duty draw back is admissible.

†*Transferred from the Education Division*

13.	Khapakh (Mohmand Agency)	Pak Afghan Border to Khapahk- Gandahab route.	(a) All goods from Afghanistan; and (b) All goods to Afghanistan except goods on which duty draw back is admissible.
14.	Terimengal (Kurram Agency)	Pak Afghan border to Terimengal Parachinar Road.	(a) All goods from Afghanistan; and (b) All goods to Afghanistan except goods on which duty draw back is admissible.
15.	Kharlachi (Kurram Agency)	Pak Afghan border to Khan Pachi Parachinar Sadder Road.	(a) All goods from Afghanistan; and, (b) All goods to Afghanistan except goods on which duty draw back is admissible.
16.	Shaheedano Dand (Kurram Agency)	Pak Afghan border to Alizai – Thall route..	(a) All goods from Afghanistan; and (b) All goods to Afghanistan except goods on which duty draw back is admissible.
17.	Lawara Boya Datta Khel Road (North Waziristan Agency)	Pak Afghan border to Lawara Boya and Miransha Road.	(a) All goods from Afghanistan; and (b) All goods to Afghanistan except goods on which duty draw back is admissible.
18.	Angoor Adda (South Waziristan Agency).	Pak Afghan border to Angoor Adda-Wana Road.	(a) All goods from Afghanistan; and (b) All goods to Afghanistan except goods on which duty draw back is admissible.
19.	Khand Narai. (South Waziristan Agency).	Pak Afghan border to Khand Nari Wana Road.	(a) All goods from Afghanistan; and (b) All goods to Afghanistan except goods on which duty draw back is admissible.
20.	Arandu Pass.	Pak Afghan border to Arandu Town in Chitral.	(a) All goods from Afghanistan; and (b) All goods to Afghanistan except goods on which duty draw back is admissible

[C. No.11(1)T&W/94]

Ramzan
30.12.2004
(Muhammad Ramzan)
Member (Customs)

Mr. Chairmnan: Any supplementaries? Let us have order in the House please.

(مداخلت)

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، میں نے جو سوال دریافت کیا تھا اس کے جواب میں جو ---------

(مداخلت)

جناب چیئرمین، تشریف رکھیے۔ بھنڈر صاحب کو سنیں، ان کا سوال چل رہا ہے۔ please no cross talk, let us have order in the ----- ہمارے colleague ہیں House and continue with the question hour. بھنڈر صاحب، ذرا repeat کر دیں اس pandemonium میں I think سنا نہیں ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! انہوں نے سن لیا ہے۔

جناب عمر ایوب خان (وزیر مملکت برائے خزانہ)، جناب چیئرمین! Thank you very much. جناب چیئرمین! جو allow کیا گیا ہے وہ ارندو میں allow کیا گیا ہے۔ جب آپ کہیں پر بھی Custom Check Post کھولتے ہیں تو آپ کو volume دیکھنا پڑتا ہے۔ جو ارندو کا volume ہے، یہ directly چترال سے via Kunnar river افغانستان میں جاتا ہے اور یہاں پر cost benefit کر کے basically it made sense to open up Custom's Check Post. جو دوسرے دو stations ہیں، وہ height پر ہیں اور وہاں پر volume as such نہیں ہوتا تھا کیونکہ ان کا linkage اس area کے ساتھ ہے جہاں تاجکستان اور پاکستان کے درمیان جو واخان corridor آتا ہے وہ side لگتی ہے۔ نمبر ایک وہ area کافی rough ہے۔ نمبر دو وہاں پر volume اتنا نہیں ہے کیوں کہ آبادی کافی کم ہے۔ ٹریفک کا زیادہ load جو ہے، جو exports پاکستان سے جا رہی ہیں وہ via ارندو ہے تو اسی لیے اس کو notify کیا گیا تھا۔ جب اس پر load دیکھا جائے گا ابھی یہ پہلا سال ہے بلکہ اس کے دو quarters ہو چکے ہیں اس کا ابھی چوتھا quarter جا رہا ہے ۔ اس سال کے آخر میں

اس کی appraisement کی جائے گی کہ اس کی value ہے بھی اور اس پر load کتنا آیا ہے اور اس کے بعد دوسروں کو بھی دیکھا جائے گا ۔ابھی تک اس کی capacity fully utilize نہیں ہوئی ہے ۔ So we have to see other things as well. Thank you, sir

جناب چیئرمین: ضمنی سوال بھنڈر صاحب ۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! میں یہ عرض کروں کہ 1983ء کے بعد یہ ایس آر او آیا اور اس میں یہ amendment ------

Mr. Chairman: Please no cross talk. Hear the honourable member, please.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: اس میں جناب ! 1983ء کے بعد یہ ترمیم ایس آر او میں ہوئی ہے۔ اور یہ چیک پوسٹ ایک جگہ کھولی گئی ہے دوسری دو جگہوں پر نہیں کھولی گئی ہے ۔اگر اس کو circumvent کرنا ہو تو دوسری طرف سے جو مال آتا ہے چاہے پاکستان سے یا افغانستان سے آتا ہو اسکے انتظامات کیوں نہیں کئے گئے ؟

جناب چیئرمین: عمر ایوب خان ۔

جناب عمر ایوب خان : جناب چیئرمین ! یہاں پر آپ دیکھیں تو all goods جو افغانستان سے آ سکتے ہیں وہ پاکستان میں import ہو سکتے ہیں۔ پاکستان سے جو export ہو سکتے ہیں وہ ہو سکتے ہیں۔ میں صرف ان goods کی جن کی duty drawback ہے ------- اس پر problems آتی ہیں تو یہ جو ایک corridor ہے یہ viable ہے ۔ راستے ہوتے ہیں ۔ یہاں پر کوہ ہندوکش رینج چترال کے ساتھ ہے اور سارا پہاڑی علاقہ ہے ۔ یہ ایک valley ہے یہ viable ہے ۔ دوسری دو valleys اس وقت viable نہیں ہیں۔ چونکہ ان پر اس وقت آپ چیک پوسٹ بنائیں بھی ، لوگوں کو آپ وہاں پوسٹ بھی کریں ان کو وہاں پر سپلائی کرنا اور رکھنا it is not viable in the short term. جیسے ہی یہ روٹ جس طرح میں نے پہلے گزارش کی ہے یہ capacity سے بھرتا ہے اور دوسری طرف بھی ان کا infrastructure اچھا ہوتا ہے اس وقت پاکستان سے تاجکستان کی electricity کے بارے میں بھی بات ہو رہی ہے کہ وہاں

سے بجلی پاکستان لائیں - باقی land routes Central Asian Republics ان کے ساتھ بھی بات چیت چل رہی ہے - کس طرح ان کو قراقرم ہائی وے سے link کریں ' افغانستان کے ذریعے بھی link کریں - جیسے یہ infrastructure بنتا ہے تب یہ viable ہوگا- میں آپ کو جناب صرف just for your information House کو بتانا چاہتا ہوں یا آپ طورخم کی صرف دیکھ لیں ٹریفک جو 2003-2004 ، میں تھی تقریباً 72,000 trucks تھی- آپ دیکھ لیں غلام خان میں 7767 trucks یہ volumes ہیں جہاں پر جاری ہوتی ہیں- تو یہاں پر اس وقت وہ volumes نہیں آئیں - As soon as the volumes come ضرور why not.

جناب چیئرمین: بھنڈر صاحب -

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں نے جیسے پہلے عرض کیا ہے یہ 1983ء کی SRO ہے - 1983ء کے بعد اب انہوں نے یہ path کھولا ہے- تو کیا میں یہ سمجھوں کہ 1983ء سے لے کر اب تک جب سے انہوں نے یہ path کھولا ہے جب پوسٹ یہاں بنائی ہے یہ trade ہوتی رہی ہے اور without custom and without check سارے آتے رہے ہیں اتنے سال اس کا کیا تدارک کیا گیا ہے؟

Mr. Chairman: I think

وہ different point سے filter کرتے ہونگے -

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ 1983ء اور جب اس ایریا میں لواری pass بند ہوتا ہے اس روٹ سے جو truck plying capacity ہے وہ اٹھارہ سے پچیس ٹن تک جا سکتے ہیں-لواری ٹاپ کے اوپر سے آپ آتے ہیں تو truck carrying capacity کم ہو جاتی ہے - پانچ سے آٹھ ٹن کم سے کم ہوتی ہے - تو regional route آپ دیکھیں تو جب لواری ٹاپ بند ہو جاتا تھا لوگ اسی روٹ سے آتے تھے into Pakistan - گزارش یہ ہے کہ اس وقت تک افغانستان میں بھی ایک civil war تھی - طالبان کی حکومت بھی تھی اور کئی جگہوں پر وہاں پر Northern Alliance بھی تھے تو دقت ہوتی تھی اس لئے یہاں پر ان جگہوں پر ناردرن ایریاز جو شمالی اتحاد کے ساتھ تھا وہاں پر تو تقریباً trade اس وقت

ناممکن تھی۔ SRO issue ہوا بھی تھا تو اس کی effectiveness as such نہیں کی ۔ اس وقت ڈسٹرکٹ ناظم چترال نے وزیر اعظم صاحب کو لکھا تھا کہ ان تین جگہوں کو آپ notify کردیں ان میں سے جو سب سے feasible تھا وہ immediately پانچ دنوں کے اندر notify ہو گیا اور اس کا SRO جاری ہو گیا تھا۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب ! سابقہ ایس آر او اگر implement نہیں ہوا تھا یا نہیں ہو سکتا تھا تو اب کیا یہ SRO جو ہے یہ fully implement ہو رہا ہے اور اس کی کیا performance ہے ؟

جناب عمر ایوب خان : جناب چیئرمین ! میں نے شروع ہی میں کہا تھا کہ اس سال کا تقریباً پورا عرصہ دیکھنا پڑے گا یہ تقریباً ۲۹ دسمبر ۲۰۰۴ء کو ایس آر او implement ہوا تھا اور شروع ہوا تھا ۔ کچھ دن وہاں پر پوسٹ بنانے میں لگے تھے وغیرہ تو اس سال دسمبر تک پوزیشن واضح ہو جائے گی کہ یہاں پر vehicular traffic کتنی ہے ۔ اگر اور بھی معزز سینیٹر کو اطلاعات چاہییں most welcome I can provide that on the floor of the House. No problem جو پچھلے تین quarters گزرے more than happy to provide that.

جناب چیئرمین: آپ کو وہ دے دیں ۔ جی آخری ضمنی سوال ڈاکٹر ساعد صاحب۔

Senator Dr. Muhammad Said: Mr. Chairman! I think when we compare these three passes Arandu, Darra and Baroghal passes, I think Darra Pass is a much more convenient pass for trade purposes between Chitral and Afghanistan. Because Darra allows a direct link between Chitral town and the rest of Afghanistan and we should not forget that this pass would also allow us to have a direct trade between Tajakistan and Chitral across the Wakhan corridor. So, I think if there is any consideration for the opening of new passes, Darra should be given due importance. Thank you.

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ تاجکستان کے ساتھ ٹریڈ

اس وقت اتنی نہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ law and order situation جو افغانستان

میں ہے، خاص کر اس area میں واخان corridor میں وہاں پر کچھ problems آرہے ہیں تو

trade کی volume اس کو اس وقت justify نہیں کرتی اور recent events بھی آپ

نے دیکھے ہیں کہ تاجکستان میں جہاں پر انہوں نے Border area پر کافی اپنی فوج لگائی بھی

ہوئی ہے

to stop a lot of people coming back and forth. There are multiple reasons

اس which I don't want to get into at this point of time. Basically volume

they are not viable at this وقت ارندو سے زیادہ viable ہے باقی آپ درہ لے لیں

point of time. حکومت کو تو کوئی problem نہیں ہے sir حکومت کو

تو revenue ملے گا۔ جیسے ہی یہ viable ہوتا ہے تو حکومت تو اسی وقت کھول دے گی as

soon as it comes into the bag it forecasts benefit analysis.وہاں پر ہو گا

why not.

Mr. Chairman: I think we will go on to the next question. Question No.74, Mr. Ilyas Ahmad Bilour. Anybody on his behalf.

74. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 18-10-05 at 11.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the detaqils of remittances made by Pakistani workers in July 2005 and reasons for shortfall if any?

Mr. Omar Ayub Khan: The country-wise home remittances made by the Pakistanis working abroad in July, 2005 were $ 313.14 million as compared to $ 330.51 million in the same month of last year reflecting a marginal decline of 5.26%. This should not be interpreted as reflective of any long term trend. A small dip in the flow of remitances in the month of July, 2005 was at best a temporary phenomenon as evidenced by the fact that the inflow of remittances has picked up since then.

Mr. Chairman: Bangulzai Sahib, any supplementary?

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب محترم وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ جیسا کہ انہوں نے 74 کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانیوں نے جولائی 2005 تک 313.14 million dollars ملک میں ارسال کیے ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں اگلے سال 130.51 million dollars کی رقوم بھیجی گئی تھیں جس میں کوئی% 5.26 کمی ہوئی ہے۔ جناب چیئرمین! سوال یہ ہے کہ اس ارسال کردہ رقوم میں کمی کیوں آئی ہے۔ کہیں اس کے پشت پر ہنڈی کا کاروبار تو نہیں یا ممکن ہے وزارت خزانہ کے کچھ اعلیٰ حکام کی طرف سے کچھ رعایتیں under the carpet دی جارہی ہوں گی۔ لوگ بجائے بنکوں کے ہنڈی کے ذریعے پیسے بھیجنے کو prefer کرتے ہیں۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ وزارت خزانہ کی طرف سے کسی کو کوئی ممانعت نہیں ہے۔ ایک بات ضرور ہے کہ لوگ banking channels کے ذریعے پیسے بھیجیں۔ آپ خود ماشاء اللہ Sir ایک bank کو head کرتے رہے ہیں اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ کبھی بھی آپ ایک specific point کو basis نہیں بنا سکتے کہ جی اچھا ہوا یا برا ہوا۔ آپ پچھلے تین مہینوں کا trend دیکھیں یعنی کہ ایک quarter کا جولائی سے لے کے جولائی، اگست، ستمبر یہ تین دیکھیں تو remittances پچھلے سال کے مطابق اسی time period July, August, September کا آپ دیکھیں تو 2% increase ہوا ہے rather than decrease آپ کو ہمیشہ trend دیکھنا ہوتا ہے تو trend was on the higher side اور پچھلے چند سالوں سے پچھلے سال جو ہمارا close ہوا تھا home inward remittances were at a record high. تقریباً چار بلین ڈالر آئے تھے اور یہی چیز آپ اپنے invisible transfers میں remittances میں balance of payment یا current account میں دیکھیں it is on the increase. اللہ کے فضل سے exports are also on the increase as well آپ کی home remittances were on the increase. July to July آپ compare کریں، جس طرح answer میں لکھا ہوا ہے۔ Water کا آپ compare کریں۔

it was a 2% increase. Thank you sir.

Mr. Chairman: We will go on to next Question 75, Mr. Ilyas Ahmad Bilour.

75. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 21-10-05 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to allow duty free import of pharmaceutical products from India?

Mr. Omar Ayub Khan: There is no proposal, at present under consideration in the Central Board of Revenue to allow duty free import of pharmaceutical products from India.

Mr. Chairman: any supplementary?

سینیٹر رضا محمد رضا: وزیر صاحب سے پوچھا گیا ہے کہ انڈیا سے pharmaceutical product کی duty free کرنے سے جو ادویات انڈیا سے لائی جا سکتی ہیں' اس کا جواب یہ ہے کہ CBR کی ایسی کوئی مہربانی نہیں ہے۔ میں اس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ادویات ایک ایسی چیز ہے جو تمام انسانیت کے لیے مشترکہ اہمیت کی پیداوار ہے۔ انڈیا ہمارا ہمسایہ ملک ہے اور اس نے اس شعبے میں بہت ترقی کی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ بیشتر امراض کی ادویات جو ہیں ان میں انڈیا کی بہت سستی ہیں اور ہماری ان سامراجی ممالک کے مقابلے میں جن پر ہم بڑے بڑے ٹیکس بھی دیتے ہیں - میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا CBR بالکل final authority ہے؟

ہم نے مختلف قسم کی تجارت کے ذریعے بہت کچھ کمایا ہے یعنی ادویات میں ہم کوئی کمائی نہ کریں' اگر اس سے ہمیں کچھ ملتا بھی ہے تو ہم اسے duty free کریں۔ اس سے ہمارے رشتے بھی بڑھیں گے اور اس وقت بھی ہمارے تمام میڈیکل سٹورز پر انڈیا کی ادویات ملتی ہیں' جب black marketing اتنی بڑھی ہے کہ سی بی آر والے کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کر سکے اور ہم نہ انڈیا کی اور نہ ایران کی ادویات روک سکے ہیں' وہ سستی ادویات ہیں تو کیوں نہ ہم ان کو duty free کر دیں تاکہ آزادانہ طریقے سے ہماری مارکیٹ میں ایک نمبر ادویات آ جائیں۔ یہ ایک انسانی خدمت ہوگی۔ وزیر صاحب مہربانی فرمائیں اور سی بی آر والوں کو مجبور کریں کہ کم از کم اس

item کو تو duty free کریں۔

جناب عمر ایوب خان : جناب چیئرمین! انڈیا سے آپ ادویات ڈیوٹی دے کر منگوا سکتے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ادویات کیوں duty free نہیں کی جاتیں، یہ کیوں کی بات نہیں ہے basically' یہ policy decision ہے CBR is the final authority on this. It is a calculated decision. کیونکہ ہماری goods کے against بھی وہاں invisible barriers کافی ہیں ۔ جس دن لوک سبھا یا راجیہ سبھا میں Pakistani goods کو duty free import کرنے کی بات ہوئی اور انہوں نے اس کو advocate کرنا شروع کیا then we will have a look at our policy but until such time the invisible barriers, Indian goods کے non-tariff barriers ہیں' ہماری goods پر ہیں' وہ وہاں پر ہیں اور دوسری بنیادی چیز یہ ہے کہ پاکستان کی medical industry اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم و دائم ہے اور اچھا perform کر رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہتا چلوں کہ صدر مملکت نے بھی حالیہ Donors Conference میں یہ بات کہی ہے کہ trade یا باقی سب چیزیں اس وقت ہوں گی جب آپ core issue پر بات کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ give peace as a donation towards Kashmir اور یہ بات جو ہے this is the central theme of our policy اس بات پر لوگ آتے نہیں ہیں اور peripheral issues پر باتیں ہوتی ہیں۔

This is the logic of it sir. Thank you.

جناب چیئرمین۔ محمد اسحاق ڈار صاحب۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: Thank you very much Sir. The real issue which has been pointed out by Senator Raza Muhammad Raza is the price differential and every sensible and responsible Government has been doing its home work in the past to ensure that price differential should not increase and put the right pressures to Ministry of

Health on the price control within the country, would the honourable Minister tell us whether the present Government has carried out any exercises? I remember doing so and there were prices of medicines, in India it was 20 % of the prices prevalent in Pakistan. So Sir, there is transfer prices problem with all multi nationals in which India has a very effective control on their revenue authorities and they do not let it happen. Secondly, there is a large consumer market.

اصل issue یہ ہے کہ

we want the same products to be available of all multi nationals, the products are there mostly present in Pakistan pharmaceutical as well as in India. Why has been the price differential of the same product when product is the same.

تو وزیر صاحب یہ فرمائیں کہ کیا یہ کوئی exercise کر رہے ہیں۔

This is a real general public issue and it should be seen in that context. Thank you.

جناب عمر ایوب خان، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ

honourable Senator, when he was Finance Minister, he must have carried out the exercise, we also carry out similar exercises. Infact, Minister for Health and Minister for Industries are more competent to answer this question because it comes under their purview but I will also attend to answer the question. My question would be to the honourable Senator and other people involved in previous governments, did they allow the duty free import of medicines or any other goods from India at that period

of time and if no, the reasons thereof , Sir the basic answer is that we have to look at all variables of the equation

اور وہ یہ ہے کہ صرف ایک isolated product کو لے کر آپ نہیں کہہ سکتے کہ اس کو آپ allow کر دیں یا disallow کر دیں۔ India Goods سے آپ لا سکتے ہیں اس پر ڈیوٹی دے دیں' price differential بہت ہے پھر بھی ان کی prices کم ہوں گی۔ Supposing ایک product میں 20 times differential ہے اس کا مطلب ہے 2000 % فرق ہے۔ میں مثال دیتا ہوں اس کے اوپر جو C & F value ہے اس پر آپ duty impose کرکے لے آئیں ' duty percentage سب کو پتا ہے پاکستان low tariff structure میں ہے' آپ perish goods کی جتنی ڈیوٹی بنتی ہے وہ بھر کر لے آئیں you will still be more comparitive اور آپ کو وہ market available ہے۔ Thank you.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir , I will answer the question of the Minister . To begin with , I totally support the Federal Government's view that products from India must not be allowed duty free . I have no reservation . I talk in national interest , there is no need . I think , it is a lead to this Government and I again suggest to the honourable Minister , they have so many problems . They may not have time to do this exercise . Yes , the Ministry of Health , time to time recommends to the Cabinet and through Ministry of Finance , to increase the prices . Sir , that should be an ongoing exercise that if a , b , c , medical products are available at 20% on the price for the same multi-national who is charging five times of the same product in Pakistan , I think there is a worry . There is transfer pricing as you know that the ingredients are ususally imported and this is all mix up and the very routine 20% prices in

Pakistan. Sir, they make their hefty profits through this transfer pricing and as I said, I fully endorse that it should not be done unless they do a reciprocal thing, even then we have to still consider it and we should see our national interest. The India has claimed so many times to give the most favoured nation treatment to Pakistan. I think even if they do it we should not do it. We should not let our industry cripple. I am very clear in my mind what is the national interest where should we move but having said so, Sir, this is an indication, why this question is arising because the pharmaceutical product price has a great difference in India and Pakistan

ہم اس کا حل نکالیں and that حل is possible. آپ اپنی Ministry کو use کریں، Health Ministry کو use کریں، جو multinationals ہیں ان کو بلائیں، ان کو enforce کریں کہ they should reduce their prices and why they have lower prices in India. They are answerable to you outright کہ جی وہ ایک بہت بڑی consumer market ہے۔ It is the volume saving but the volume saving is not alone factor for five times of a price increase because I can prove through accounting exercises the transfer pricing and they take major profit in the raw material which they import for the production of the pharmaceutical.

جناب عمر ایوب خان، جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے جو Honourable Senator Ishaq Dar Sahib transfer pricing کی بات کر رہے تھے۔ It is a known fact, transfer pricing multinationals کی طرف سے اور باقی لوگوں کی طرف سے بھی ہوتی ہے۔ میں ایک گزارش ضرور کروں گا، Pakistan sir, is a free market economy. It is number 1. Number 2, جہاں پر یہ price differential ہے اور آپ یہ دیکھیں کہ انڈیا میں

product (a) ہے اور پاکستان میں product (a) ہے اور پاکستانی product (a) کی قیمت زیادہ
ہے تو free market economy یہی dictate کرتی ہے اور عموماً یہ ہوتا ہے کہ لوگ LCs
کھولتے ہیں، وہ consignment وہاں سے import کر دیتے ہیں، اس پر جو duty stricture لگتا
ہے وہ لگا کر یا پاکستانی product کی قیمت سے وہ کم ہے تو وہ market میں آ جائے گی اور
market mechanism ہی اس کو supply and demand کا dictate کرے گا کہ جو
manufacturers ہیں product (a) کے پاکستان میں وہ اس کی قیمت automatically کم کر
دیں گے - Duty free import کرنا I don't think so it is a wise decision for any
product whatsoever. The only time we have allowed duty free import of
product is کہ earthquake relief میں بھی اور وہ specific items جو یہاں پر چاہیئیں، تمبو
ہو گئے، آپ کی corrugated iron sheets ہوں گی، heavy dosier equipment,
یا earthquake moving equipment categorically for the earthquake victims
پھر earthquake affected areas ہیں- اس کے علاوہ جناب! کوئی بھی ملک آپ دیکھ لیں-
انڈیا میں tariff barriers دیکھیں، non-tariff barriers دیکھیں I will be more than
happy یہاں پر کوئی سوال کرتا ہے یا کوئی بھی چیز ہوتی ہے
we will be more than happy to share the non tariff barriers as well that are on that side of the border. Thank you.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman! kindly allow me, it is just, I am talking in the national interest, sir, free market economy I understand, please try to underline the real issue. I did not want to go into that detail but I will have to know. Sir, who does not know that in this country in previous 20/30 years these multinationals through palm greasing have been managing to have their prices increase gradually which did not happen in the same proportion in India.

ٹھیک ہے LC کھلتی ہے، سب کچھ ہوتا ہے۔ We understand. But see the prices of various products in the history, they should pull out these statistics in record. میری گزارش یہ ہے کہ Sir, he should not just try to defend, I am supporting him that it should not be allowed. میں نے سب سے پہلے یہی بات کہی۔

I fully support that the pharmaceutical or any other product for that matter should be allowed duty free unless it is the national interest No, why? When we have those products available and being manufactured in Pakistan, why should we allow this? I fully endorse the honourable Minister.

گزارش یہ ہے کہ اس کو---- It needs not going to... he cannot answer right know میں suggest کر رہا ہوں کہ he should look into and have a comparative study, he will find in, 1999 studies should be available in the Ministry of Finance of various products. He can go and have a look, pull the file out and carry forward. چھ سال میں بہت پانی سر سے گزر چکا ہے and then he should just see that whatever best can be done. Basically why people are agitating because the price differential...., and let us address that issue that can we reduce or can we push these multinationals not to increase or reduce a little bit of price and that is all.

Mr. Chairman: Yes Maher sahib.

Mr. Ghous Bux Khan Maher (Minister for Narcotics Control): Sir, what is the question where our honourable member was speaking ? I failed to understand what it was? I want to know, through you, that what it was?

Senator Muhammad Ishaq Dar: I think, he is probably not listening to the next door neighbour because he opposed that question and I have been replying to honourable Minister for Finance. So, I think,

غوث بخش صاحب busy ہیں کسی اور سوچ میں۔

جناب عمر ایوب خان : جناب ! with due respect, جو معزز سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب نے بات کی ہے ' these exercises are carried out in the Ministries of Health, Industries and Finance, from time to time, یہ ہوتی ہیں۔

We go through the details and he is also a member of the Finance Committee, if need be, we can also discuss it there. We have no problem. We are very very open about all these discussions and we are very clear where our national interest is concerned as our all the other patriotic members over here. Thank you, sir.

Mr. Chairman: Gulshan Saeed sahiba.

سینیٹر گلشن سعید : جناب چیئرمین ! اس پر اتنی لمبی بحث ہوگئی ہے اور point بھی یہی تھا کہ انڈیا کے بارے میں جب ہمارے معزز سینیٹر صاحبان سوال ڈالتے ہیں تو ان کو سوچنا چاہیے انڈیا کے behaviour کے بارے میں۔ جب تک وہ ہمارے ساتھ کشمیر کا issue settle نہیں کرتے، ہمیں نہ ان سے پیاز اور لہسن منگانے کی ضرورت ہے اور نہ دوائیاں۔ باقی بھی اس ملک میں چیزیں ہیں' وہاں اتنی سستی نہیں ملتی۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please Raza sahib, no cross talk.

آپ تشریف رکھیے۔ No cross talk اچھا بھلا ماحول ہے آپ کیوں اس کو خراب کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیے۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! ان کو ذرا سمجھا دیں جو یہ اس طرح کرتے ہیں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اور یہ ایسی language استعمال کرتے ہیں، یہ کہتے ہیں جی کہ اردو زبان ہماری قومی زبان نہیں ہے۔ یہ کیا بات کرتے ہیں؟

سینیٹر رضا محمد رضا: ہماری قومی زبان پشتو ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: آپ کی ہو گی۔ ہماری، پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔

سینیٹر گلشن سعید: آپ کی قومی زبان پشتو ہو گی۔ ہماری نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: گلشن سعید صاحبہ، آپ بولیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے، اردو زبان ہماری ایک محبت کی علامت بھی ہے۔ چاروں صوبوں کے درمیان محبت کی علامت بھی ہے۔ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے جو طریقہ یہ استعمال کرتے ہیں، یہ اچھا طریقہ نہیں ہے۔ یہ نفرتیں پیدا کرتے ہیں۔ اگر ان کی زبان ہے تو ہمارے پاس بھی زبان ہے اور ہم جواب دے سکتے ہیں لیکن ہم ایک پاکستانی ہونے کی وجہ سے جو باہمی محبت ہے اس کو بڑھانا چاہتے ہیں مگر یہ اس کو کم کرنا چاہتے ہیں، یہ نفرتیں پیدا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید: جناب چیئرمین! آپ کے کہنے پر ان کی کڑوی، کسیلی باتیں ہم سارا دن برداشت کرتے ہیں۔ کل کسی معزز رکن نے یہ کہا کہ یہ عورتیں بال بکھرا کر اور بغیر دوپٹے کے پھرتی ہیں اس لیے عذاب الہٰی نازل ہوا ہے۔ اس طرح کی باتوں کا جواب ان کو کس طرح دیا جائے؟ اب ان کی قومی زبان اردو نہیں رہی اور میں بات انڈیا کی کر رہی ہوں اور یہ کہاں پہنچ گئے ہیں۔ یہ جہاں سے آئے ہیں وہاں تشریف کیوں نہیں لے جاتے ہیں۔ یہ ہر وقت ماحول خراب کرتے ہیں یہاں کا۔

جناب والا! میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ انڈیا کے بارے میں سوال ڈالنے سے پہلے تھوڑی سی قومی حمیت اور غیرت کا تقاضہ یہ ہے کہ جب تک ہمارا ان کے ساتھ بگلیار ڈیم، کشمیر اور دوسرے معاملات طے نہیں ہوجاتے، ان کے ساتھ تجارت کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب سب

کچھ settle ہو جائے گا تو ہم ان کو most favourite nation کا بھی درجہ دے سکتے ہیں اور تجارت بھی کر سکتے ہیں۔ ان کو دور سے ان کی چیزیں اچھی نظر آتی ہیں لیکن جب ہم وہ چیزیں export کریں گے تو پتا چل جائے گا' وہ چیزیں اس level کی نہیں ہوں گی اور ہمارے بڑے محب الوطن لوگوں نے وہاں جاکر بڑی فیکٹریاں لگائی ہوئی ہیں۔ پاکستان میں بہت جگہ ہے ایسے کاموں کے لیے۔ میرے خیال میں ان باتوں پر سوچنا چاہیے اور انڈیا کے بارے میں زیادہ سوالات یہاں پر نہیں ہونے چاہیئیں۔

Mr. Chairman: Omer sahib, any comments on that? No. O.K. Satakzai

صاحب آپ کا تھا آخری ضمنی سوال۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، جناب! 76 پر میرا ضمنی سوال ہے۔ سوال یہ کیا گیا تھا کہ برائے مہربانی وزیر صاحب کیا یہ فرمائیں گے کہ حکومت نے_____

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, he is ahead of us.

جناب چیئرمین: نہیں اس وقت معاف کیجیے گا سوال نمبر 75 چل رہا ہے۔ میں پہلے پڑھ لوں سوال نمبر 76 پھر آپ پوچھیے گا۔ Question No.76, Mr. Ilyas Ahmed Bilour.

76. *Mr. Ilyas Ahmad Bilour: (Notice received on 21-10-05 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the action taken by the Government recently against evaders of import duty on waste paper and paper board?

Mr. Omar Ayub Khan: M/s. Pakistan Pulp Paper and Board Mills Association have been associated by Customs to participate/oversee the clearance of each imported consignment of waste paper and paperboard. In case of any detection, strict action under the law will be initiated against the evaders of import duty on waste paper and paper board. All the field formations of customs have also been advised to strictly check all import consignments of paper waste and paperboard.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Dr. Satakzai sahib.

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، جناب! سوال یہ تھا کہ "مہربانی کر کے وزیر بیان فرمائیں گے کہ حکومت نے حال ہی میں waste paper اور paper board پر import duty

چوری کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟" جواب انہوں نے دیا ہے جی "گتے اور کاغذات کے معاملات کی نگرانی کرتی ہے حکومت، گتے اور کاغذات کی درآمدی duty میں کسی قسم کے گھپلے کے مرتکب ہونے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی، کسٹمز کے تمام دفاتر کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ درآمدی کاغذ اور گتے پر سختی سے نظر رکھیں۔" میرے خیال کے مطابق سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ کتنی ڈیوٹی چوری ہوئی ہے اور یہ بتائیں کہ اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے۔ انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: لکھا ہوا ہے کہ against evaders. یہ نہیں پوچھا کہ کتنی چوری ہوئی ہے تو جواب تو سوال کے حساب سے صحیح ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: دیکھیں جی سوال استفہامیہ ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا پڑھیں، سوال پڑھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: سوال یہ ہے، میں اردو میں اس لئے جان بوجھ کر پڑھ رہا ہوں، سوال یہ ہے کہ از راہ کرم وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ حکومت نے حال ہی میں waste paper and paper board پر import duty چوری کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے۔ استفہامیہ ہے یا sign of interrogation انگریزی میں اس کا ترجمہ ہوتا ہے، جو میں سمجھ رہا ہوں، اگر وہ نہیں تو مہربانی کر کے بتائیں، یہ کہتے ہیں کہ کارروائی کریں گے۔ ہدایات دی گئی ہیں۔ اس کے معنی کیا ہونگے۔ یہ بتائیں کہ چوری کتنی ہوئی ہے اور کتنوں کو سزا دی گئی ہے اور کتنے کیس pending میں ہیں، یہ بتائیں۔

جناب چیئرمین: جس طرح سوال ہے غالباً چوری کوئی نہیں پکڑی گئی ہوگی۔ سن لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: اس میں، میں شامل کردوں اگر آپ یہ کہہ رہے ہیں۔ پاکستان پر مجھے پورا یقین ہے اور میں اس ملک میں بستا ہوں، میرے سامنے کی بات ہے، کسٹم والوں میں اچھے لوگ بھی ہیں بہت اچھے ہیں، 270% اچھے ہیں، ہمیں نوے فیصد چاہیئے۔ یہ گیارہ ہزار کو گیارہ روپے بنا دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اتنے اچھے لوگ ہیں کیسے چوری نہیں ہوئی

ہو گی۔

جناب چیئرمین: اچھا سن لیں۔

جناب عمر ایوب خان : جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ سینیٹر صاحب اگر سوال کو انگریزی میں بھی پڑھ لیں۔

Will the Minister for Finance and revenue be pleased to state the action taken by the Government recently against evaders of import duty on waste paper and paper board?

میں آپ کی وساطت سے جناب چیئرمین! if I can respond to the question, if there is no cross talk I will appreciate it. We will get the work done much faster......

..

Mr. Chairman: I agree.

Mr . Omar Ayub Khan: Action taken by the Government recently against evaders of import duty on waste paper and paper board.

جو official answer بھی آیا ہے وہ یہی ہے کہ جو آپ کی associations ہیں۔ because paper or waste paper دو چیزیں ہیں جس کی import میں جب تک اس انڈسٹری کا ایک آدمی نہ ہو۔ ماسوائے آپ صرف کسی کسٹم official کو کر دیں پھر وہ جو بات کہہ رہے ہیں کہ کسٹم کا ڈیپارٹمنٹ was notorious اس میں اس وقت reforms ہو رہی ہیں۔ جہاں پر اچھے لوگ ہوتے ہیں وہاں پر برے لوگ بھی ہوتے ہیں اسی لئے ایسوسی ایشن کے لوگوں کو بھی ساتھ شامل کیا ہے کہ وہ بھی assist کریں کیونکہ جب تک ایک expert ساتھ نہیں ہوتا یا جو اس industry کو جانتا نہیں ہے تو کوئی consignment آئے اس کو waste paper اور دوسرے paper میں differentiate کرنے میں آسانی ہو اور وہ اس کو شامل کریں۔ ابھی تک جو ہمارے پاس information آئی ہیں۔ as such illegality detect نہیں ہوئی but if they want the values etc. کیونکہ جس وقت یہ سوال آیا تھا تو immediately ہم نے

clear کر کے بھیج دیا تھا۔ on the floor of the House but if they want کیونکہ یہ الیاس بلور صاحب نے کیا تھا اور یہ سوال ہی انگریزی میں آیا تھا۔ اردو ٹرانسلیشن میں سیکرٹریٹ والوں نے کچھ غلطی کر دی ہو، جس کی میں معذرت کرتا ہوں۔ جناب اگر یہ exact information مانگتے ہیں، میں بار بار یہ بات کہتا ہوں ہماری طرف سے، سی بی آر کی طرف سے یا وزارت خزانہ کی طرف we are above board کوئی information چاہتے exact amount اگر چاہیے ہو تو we will be more happy to give it کہ اس کی intradiction کتنی ہوئی ہے، detect کتنا ہوا ہے، کون کون لوگ تھے ان کے نام بھی ہم floor of the House پر دے دیں گے۔ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے

They should put the question in immediately

جناب چیئرمین، آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: میرے سوال سے ڈاکٹر صاحب کا موقف بھی واضح ہو جائے گا۔ میں ایک سپلیمنٹری ان سے کر لیتا ہوں۔ کیا محترم وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ 18/10/2005 سے قبل کیا waste paper and paper board کی import میں کوئی embezzlement یا اس کی ڈیوٹی میں کسی قسم کا کوئی فراڈ، کوئی چوری ہوئی ہے، یا پکڑی گئی ہے۔

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, valid question. On the floor of the House it is not in anyone's intention to mislead the House, to get on accurate answer, I would prefer it

کہ میں اس کی exact figure آپ کو بتا دوں۔ کامل علی آغا صاحب نے بالکل صحیح پوچھا ہے کہ specific دیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ بھی اسی میں cover ہو جائے گا۔ لیکن جس طرح سوال کے الفاظ تھے اس طرح انہوں نے جواب دیا ہے۔ وہ صحیح دیا ہے۔

Mr. Omar Ayub Khan: For transparency sir, it is my intention

کہ جو Ministry of Finance question یا CBR کی طرف سے floor of the House
پر آئے

it must be accurate, it must be transparent, there should be no other answer. Thank you.

جناب چیئرمین: امجد صاحب ۔

سینیٹر میاں محمد امجد عباس: جناب ! جواب صحیح نہیں ہے آپ سوال تو پڑھ لیں
specially asking for the action taken in the past سوال کا صحیح جواب نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین: نہیں دیا تھا ۔ ان کے حساب سے ان کے پاس کوئی ایسا ریکارڈ اس وقت نہیں ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: But I think جو آغا صاحب نے detail پوچھی ہے اس سے وہ clear ہو جائے گا ۔ So, I think we leave it. This brings us to the end of the Questions Hour and we will take up the leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب محمد اسحاق ڈار ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۱۱ تا ۱۸ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے ۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا رخصت منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد انور بیگ نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ ۲۲ نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا رخصت منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Now, we will take up item No.3. Mr. Muhammad Wasi Zafar. Who will move? Bhinder Shaib, you will move, move item No

Ch. Shahid Akram Bhinder (Minister of State for Law and Justic): Mr. Chairman, I beg to move that the Bill to regulate the exercise of powers of courts to punish for contempt of court [The Contempt of Court Bill, 2005] , as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to regulate the exercise of the powers of courts to punish for contempt of court [The Contempt of Court Bill, 2005] , as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once. Is it opposed.

جناب چیئرمین: جی -

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: کمیٹی کا جو بل ہے وہ ملا نہیں ہے - جو بل کمیٹی نے بھیجا ہے وہ table پر نہیں رکھا گیا ہے -

جناب چیئرمین: نہیں جی ہو گا وہ آپ کی table پر - راجہ صاحب ! دیکھ لیں -

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: نہیں دیا گیا جی -

جناب چیئرمین: یہ جب کمیٹی کو گیا تھا تب بھی ہوا تھا - اب بھی آپ کو دے دیتے ہیں - غفور صاحب ! آپ کی دو amendments بھی ہیں نمبر ۱۴ اور نمبر ۳ آپ کی طرف سے -

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Motion moved should be put to the House. It is carried, it is unanimous, there is no oppposition to it and then we will pass to the second reading.

جناب چیئرمین: OK. میں نے تو کیا ہے - اچھا -

Legislative Business: The Contempt of Court Bill, 2005

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to regulate the exercise of the powers of courts to punish for contempt of court [The Contempt of Court Bill, 2005], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Now, in the clauses, you want me to take it clause by clause or club the clauses that have no amendments together. Raza Sahib.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: No sir, clause by clause.

Mr. Chairman: OK. We will take up the second reading. We may now take up the second reading of the bill that is clause by clause consideration of the bill.

سینیٹر میاں رضا ربانی: ان کو club کریں۔

جناب چیئرمین: Club کردیتا ہوں ' دو amendments ہیں ان کو چھوڑ کر باقی club کردیتا ہوں اور preamble آخر میں لے لیں گے۔

So, I will say when there is no amendment,clauses 2, 4, 5, 6, 7, 8, 9, 10, 11, 12,13,15,16 and 17 be taken into consideration.

(The motion was carried)

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, the question should be that these clauses form part of the bill.

Mr. Chairman: The question is that these clauses should form part of the bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Now, I will take up Clause 3. There is an amendment in the name of Professor Ghafoor Ahmed in Clause 3. Please move the amendment.

Senator Prof. Ghafoor Ahmed: Sir, I move that in Clause 3 of the Bill, the following proviso be added, namely:-

"Provided that the following shall not amount to commission of contempt of court:-

(i) fair comments about the general working of courts made in good faith and in temperate language;

(ii) fair comments on the merits of a decision of a court made after pending of the proceedings in a case in temperate language; and

(iii) a true statement made in good faith respecting the conduct of a judge in a matter not concerned with the performance of his judicial functions.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Ch. Shahid Akram Bhinder: Sir, it is opposed.

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): It is being opposed because the purpose which the honourable Senator wants to introduce into the Bill through amendment, it is already therein Articles 8 and 9. Section 8 says;subject to sub-Section 2, the publication of a fairly accurate account of the legal proceedings of the court shall not constitute comment, then Fair Comments. 9, the comments on the temperate

language on a judgement in the case which has been finally decided without criticising the integrity and impartiality of a judge in the said case will not constitute contempt. So, all this is included in the Bill and therefore, there is no need for this amendment.

Senator Ch. Muhammad Anwer Bhinder: Sir, so far as No. 3 is concerned that has been provided in Section 13 sub-Section 2, there is true statement made in good faith respecting the conduct of a judge in the matter not concerned with the performance of a judicial function.

جناب چیئرمین: یہ کمیٹی میں discuss نہیں ہوا تھا۔ غفور صاحب! are you pressing it, you want to put it to the vote? Because جیسے وہ کہہ رہے ہیں، آ گیا ہے۔

I think, you will not press it then we let it.

Senator Prof. Ghafoor Ahmad: I am not pressing.

Mr. Chairman: Not pressed. The Clause [3] forms part of the Bill. Now, we will go to Clause 14, there is an amendment in the name of Professor Ghafoor Ahmad in Clause 14, please move the amendment.

Senator Prof. Ghafoor Ahmad: I move that in Clause 14 of the Bill, in sub Clause (4), for the word "four", occurring in the second line, the word "Two" be substituted.

یہ تو مان لیں۔

Mr. Chairman: sorry.

Ch. Shahid Akram Bhinder: Sir, it is opposed.

Mr. Chairman: Opposed.

سینیٹر پروفیسرغفور احمد، جناب! اتنی دیر تک ان پر تلوار لٹکی رہے گی' cases decide کرنے کے لئے دو مہینے بہت کافی ہیں' اسے کیوں چار مہینے تک لے جاتے ہیں' دو مہینے بہت کافی ہیں۔

جناب چیئرمین، جواب دیں۔

Ch. Shahid Akram Bhinder: Yes, I want to reply this. Sir,

اس میں گزارش یہ ہے کہ اس سارے Bill کو Standing Committee میں at length discuss کیا ہے اور اس میں انہوں نے جو period provide کیا ہے that is perfect because پہلے ہی courts پر load ہے pendency ہے۔ جناب! اگر ان کو cut short کرتے رہیں گے تو پھر pendency اور بڑھتی جائے گی' اس کا فائدہ نہیں ہے

4 months is fine. Amendment should be rejected.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، چار مہینے اور دو مہینے کا فرما رہے ہیں' دو مہینے ٹھیک ہے' speedy justice اور speedy چیزیں trial ہونے چاہئیں لیکن جناب! اس کا یہ ہے کہ civil judge کی یا مجسٹریٹ کی contempt of court ہوتی ہے تو case High Court میں جائے گا اور پھر High Court میں reference ہونا ہے' High Court میں جانا ہے High Court کے Chief Justice نے take up کرنا ہے تو دو مہینے میں possible نہیں ہے کہ یہ سارا case finalize ہو جائے۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب! یہ بڑی اچھی بات ہوتی ہے' کہتے ہیں کہ justice delayed is justice denied لیکن

equally strong is the saying that justice rushed, is justice crushed and therefore, we should not crush justice and therefore, sir is our attempt to get justice, we should not crush it because there is tendency to hurry up everything. Here the period of four months does not mean that you have to decide in four months, you can decide in two months but you should

not hurry things. After all this is question of liberty of the subject and we should be generous in defending the rights of people. And I think, it is perfectly adequate and appropriate that we should have balance between crushing and denial of justice.

Mr. Chairman: Now, I put the amendment to the House.

(The amendment was rejected)

Mr. Chairman: Clause 14 stands part of the Bill. We take up Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. We may now take up Clause 1 the Preamble and Title of the Bill, the question is that Clause 1 the Preamble and Title do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1 the Preamble and Title stand part of the Bill. We move on to item 4.

Ch. Shahid Akram Bhinder: Mr. Chairman, I beg to move that the Bill to regulate the exercise of the powers of courts to punish for contempt of court [The Contempt of Court Bill, 2005], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to regulate the exercise of the powers of courts to punish for the Contempt of Court [The Contempt of Court Bill, 2005], be passed.

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: اس پر پہلے سوال تو کرنے دیا کریں، پھر اس کے بعد آپ put کریں۔

جناب چیئرمین: Standing Committee میں بحث ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس پر تو بات نہیں ہو سکتی۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: کیا بات کر رہے ہیں کہ بات نہیں ہو سکتی۔ ٹھیک ہے، میں بات نہیں کرتا، بیٹھ جاتا ہوں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: ویسے پروفیسر صاحب اگر بولنا چاہتے ہیں تو بول سکتے ہیں، یہ بات نہیں ہے کہ third reading پر نہیں بولا جا سکتا، you have every right to say.

جناب چیئرمین: پروفیسر غفور صاحب اگر آپ بولنا چاہیں تو بول سکتے ہیں۔ آپ Clause 3, 14 یا general کس پر بول رہے ہیں؟

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب یہ بولیں گے that this Bill should be passed، یہ motion اُس کے ساتھ ہے۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ 1976ء کا Contempt of Court کا قانون موجود تھا، اگر اس میں کوئی خامی یا کمی تھی یا اس میں اضافہ کرنا تھا تو ترمیم کے ذریعے سے کیا جا سکتا تھا، ایک نیا Bill لانے کی ضرورت نہیں تھی، جیسے ابھی fresh کیا گیا ہے۔

میری دوسری بات یہ ہے کہ عدلیہ ہماری مملکت کا بہت اہم ستون ہے اور ہم اس کا احترام کرتے ہیں، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ عدلیہ کا احترام نہ کیا گیا ہو، ہمیشہ عوام کی امیدیں اس سے وابستہ ہوتی ہیں۔ سیاسی جماعتوں کے انتخابی منشور میں یہ بات شامل ہوتی ہے کہ عدلیہ آزاد اور خود مختار ہو گی۔ جناب چیئر مین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ توہین عدالت عوام کی طرف سے شاذ و نادر کوئی case آیا ہو گا کہ کسی عام آدمی یا کسی وکیل نے عدالت کی توہین کی ہو۔ لیکن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ تلخ حقیقت ہے کہ اگر حکومت خود عدلیہ کی توہین کرے تو اُس کا کسی کے پاس کیا جواب ہے۔ ابھی آپ نے دیکھا ہے کہ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں سے PCO کے تحت حلف لیا گیا اور گیارہ جج ایسے تھے کہ جو فارغ ہو گئے اور اپنے عہدے سے ہٹا دیئے گئے۔ اسی طریقے سے Chief Justice کا case موجود ہے کہ جو Senior most Judge ہو گا اسے Chief Justice بنایا جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوتا، Junior Judge کو بنا دیا جاتا ہے۔ اعلیٰ

ججوں کی تقرری میں بھی اُن کی اہلیت کا خیال نہیں رکھا جاتا' یہ دیکھا جاتا ہے کہ کون ان کی حکومت کے لئے بہتر ہے۔ جسٹس منیر نے نظریہ ضرورت کے تحت ایک قانون پاس کیا تھا اور اس کے بعد سے ہی آمریت کا سلسلہ چلا آ رہا ہے اور بعد میں اس نے خود اپنے مرنے سے پہلے یہ بات کہی تھی کہ میرا جو وہ فیصلہ تھا وہ عدالتی فیصلہ نہیں تھا' ایک سیاسی فیصلہ تھا۔

اس کے بعد 12 اکتوبر 1999ء کا جو اقدام تھا اس کے معاملے میں بھی مئی 2000ء میں فیصلہ کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ سیاسی ضرورت کے تحت یہ بات ٹھیک تھی۔ جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر عدالتوں کی توہین حکومت کی طرف سے کی جائے یا عدالتیں خود اپنی مختاری کا تحفظ نہ کریں تو اس کا کیا علاج ہے؟ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی بنگزئی صاحب آپ بھی بولنا چاہیں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف جناب شیر افگن صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ ہر بات میں کیڑے نکالتے ہیں' جس طرح وہ فرماتے ہیں justice rushed, is justice crushed. میں کہتا ہوں amendment rushed, is amendment crushed. آپ ذرا ہمیں وقت دیں' یہ انتہائی اہمیت کی حامل ترامیم ہیں' ہم ان پر بات کرنا چاہتے ہیں' اگر آپ ہمیں وقت نہیں دیں گے اور اسی طرح دفتری فیصلہ کرتے ہوئے بحث کرنا چاہتے ہیں تو الگ بات ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں House جو فیصلہ کرے' میں تو اس کا پابند ہوں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: اب پروفیسر صاحب نے amendment پیش کی ہے تو ان کو بات کرنے کا حق ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ تو بولے ہیں اور انہیں کسی نے نہیں روکا۔ لیکن چونکہ کمیٹی میں بحث ہو چکی تھی میں اس خیال سے تھا' بیشک آپ بات کریں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں لمبی بات نہیں کروں

گا، مختصر گزارش کروں گا اور یہ Bill ویسے بھی pass ہونا ہے، جیسی بھی صورتحال ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ محترم پروفیسر غفور صاحب نے جو بات کی ہے میں اسی کو تھوڑا سا آگے بڑھاؤں گا کہ پاکستان کے ایک سابق چیف جسٹس جناب اجمل میاں نے ایک کتاب لکھی "A judge Speaks Out" اس کتاب کے concluding chapter میں انہوں نے لکھا ہے کہ سیاسی جماعتیں اور حکومتیں جب تک اقتدار میں ہوں they prefer replyable judges to independent judges اور جب وہ اقتدار سے محروم ہوتی ہیں اور اپوزیشن میں آتی ہیں تو وہ independent judiciary کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اس وقت صورتحال یہی ہے کہ افراد کی طرف سے، وکلاء کی طرف سے یا عام شہریوں کی طرف سے عدالتوں کی توہین نہیں ہو رہی بلکہ عدالتوں کی توہین سب سے زیادہ حکومت کی طرف سے ہو رہی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اگر حکومت اس بات کا عزم کر لے کہ وہ judiciary کو independent رکھیں گے اور آزادانہ طور پر جو بھی فیصلے عدالت کرے گی تو وہ فیصلے ان کو بھی قبول ہوں گے اور وہ judiciary پر کسی طرح کا دباؤ نہیں ڈالیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ اس قوم کے ساتھ بہت بڑی بھلائی ہوگی اور ہم جن مسائل اور مشکلات سے دو چار ہیں ان مسائل اور مشکلات سے ہم نکل سکیں گے۔ صرف اس Bill پر عدالتوں کو اختیار دینے سے مجھے یقین نہیں ہے کہ عدالتوں کو کوئی اختیار مل جائے گا یا ہم ان مسائل اور مشکلات سے نکل سکیں گے۔ یہ بنیادی ذمہ داری حکومت پر ہی عائد ہوتی ہے کہ وہ عدلیہ پر نا جائز دباؤ نہ ڈالے اور ان کے فیصلوں کو قبول کرے۔ آزادانہ طور پر وہ جو بھی فیصلے دیں۔

جناب چیئرمین! اس وقت بھی جیسا کہ پروفیسر غفور احمد صاحب نے فرمایا کہ PCO کے تحت حلف لیا گیا۔ اس وقت بھی شاید کچھ senior judges وہی ہیں جنہوں نے PCO کے تحت حلف لیا ہے اور آئین کے تحت آج تک ان کو حلف لینے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی ہے۔ سپریم کورٹ میں جو junior judges آئے ہیں انہوں نے تو آئین کے تحت حلف لیا ہے۔ جو senior judges ہیں وہ اسی طریقے سے PCO کے تحت حلف اٹھائے ہوئے ہیں۔ یہ عجیب تماشا ہے۔

(اس موقع پر مغرب کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین! میں آخری فقرہ کہہ کر بات ختم کرنا چاہتا ہوں۔ جناب یہ تماشا ہے کہ جنرل پرویز مشرف صاحب نے تو نومبر ۲۰۰۲ء میں صدر مملکت کی حیثیت سے آئین کے تحت حلف اٹھایا لیکن انہوں نے سپریم کورٹ کے ججوں کو یہ موقع نہیں دیا کہ وہ بھی آئین کے تحت حلف اٹھا کر نئی صورتحال کے اندر آجائیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, MMA and all the coalition, they have passed 17th Amendment with 2/3 majority. Articles 270(a)(a), 270(b) and 270(c) have also been passed in 17th Amendment.

آپ ۲۷۰ کا مطالعہ کریں۔ میں اس کو پڑھ دیتا ہوں۔

[270(c). Not with standing anything contained in the Constitution, all persons appointed as Judges of the Supreme Court, High Courts and Federal Shariat Court who have taken oath under the Oath of Office (Judges) Order, 2000 (1 of 2000), or not having been given or taken oath under that Order have ceased to continue to hold the office of a Judge shall be deemed to have been appointed or ceased to continue to hold such office, as the case may be, under the Constitution and such appointment or cessation of office shall have effect accordingly.]

That means their constitutional oath was restored out of 17th Amendment with 2/3rd majority and they are duly those judges under the Constitution working with their constitutional posts. This objection is invalid. It is just to create a new issue which should not be created because we have ourselves passed the 17th Amendment with 2/3rd majority including Professor Sahib. He should have known during that

Bill, which was passed in the Parliament. That is my humble submission.

Mr. Chairman: Ranjha Sahib, you want to say something.

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا : جناب والا! اس وقت ہم بحث Contempt of Court Act پر کر رہے ہیں - It is totally a non issue taking of oath or taking not in a oath. We all know that there is a deeming clause in the Constitution. میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آج جو بات ہو رہی ہے جو آئین کا Article 204 ہے ' اس کے تابع اس قانون کابننا لازم ہے اور ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ یہ قانون Article 204 سے کہیں متصادم تو نہیں ہے- جب یہ قانون field میں نہ ہو تو پھر عدالتیں 204 کے تابع کام کرتی ہیں- وہاں انہیں وہ تمام اختیارات دیئے گئے ہیں جو اس قانون میں ہیں' اس مسودے میں ہیں- آج دیکھنا یہ ہے کہ کہیں یہ مسودہ ایسا تو نہیں ہے جس میں--- کسی ملک میں اس قانون کے بغیر عدالت نہیں کام کر سکتی جہاں system adversarial ہے ' وہاں ایک فریق تجاوز کر جاتا ہے جس سے ہم عدالت کی dignity کو compromise کرتے ہیں- لہذا یہ ایسا قانون بنایا گیا ہے جس سے ہم عدالت کو ایک balancing factor دیتے ہیں اور جب سے عدالتی نظام بنا ہے' تب سے Contemp of Court Act موجود ہے اور یہ تبدیل ہوتا ہے- مجھے یاد پڑتا ہے کہ 1975 کے بار کے بیشتر office bearer قید ہوئے ' ہائی کورٹ کے president بھی قید ہوئے ' اس وقت ہم اس قانون کے خلاف protest کر رہے تھے کیونکہ یہ ایک سخت قانون تھا اور اس میں بار کی independence گھائل ہو رہی تھی- قانون وہ ہوتا ہے جس کا زیادہ تر استعمال بار سے متعلق ہو- جب ہم کہتے ہیں کہ we want independent judiciary, we also want a daring Bar Association and independent Bar Association. یہ قانون بنایا گیا کہ عدالت اور بار کے وکلاء میں ایک توازن پیدا کیا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون پر ہم نے بہت بحث کی ہے- جتنا case law اس مضمون پر ہے' دنیا میں اور کہیں نہیں پایا جاتا it is very important segment of law. اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم کمیٹی میں تمام پہلوؤں کو discuss کرکے یہ مسودہ لائے ہیں- جو پروفیسر صاحب نے اعتراض کیا ہے' اسے بھی discuss کیا گیا

تھا اور میری رائے میں یہ ایک ایسا law ہے جسے ہم نے اپنی دانش کے مطابق آج کے تناظر میں ہاؤس میں present کیا ہے، اس میں کوئی ایسی شق نہیں ہے جس کے بارے میں کہا جائے کہ اس سے عدالیہ کی independence مشکوک ہوتی ہے یا یہ کہا جائے کہ وکلاء یا Bar کی independence مجروح ہوتی ہے۔ It is a law which I think, is a balanced law. I would entreat the House to accept it. اب اسے اس میں الجھانا کہ اس میں oath کا تعلق ہے they have accepted it altogether. Let us not mix apples with potatoes. آج یہاں بات Contempt of Court Act کی ہو رہی ہے It is a best requirement of Law to have a Contempt of Court Act for adminstration of justice. میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کو پاس ہونا چاہئیے۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین: رضا صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب والا! میں بھی وضاحت پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ نے بات کر لی ہے۔ اب رضا صاحب کو موقع دیتے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جب انہوں نے وضاحت پیش کی ہے تو مجھے بھی وضاحت کا موقع دیا جائے۔ انہوں نے 17th Amendment کی بات کی ہے اور کہا ہے کہ ہم بھی اس میں ان کے ساتھ تھے۔اس لئے ہمیں بھی وضاحت کرنے کا حق دیا جائے۔

جناب چیئرمین: رانجھا صاحب نے within the scope of the Bill بات کی ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: مجھے ان کی بات سے مکمل اتفاق ہے مگر نیازی صاحب کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! ایک reading میں ایک تقریر رکھی جائے ۔ ایک reading میں دو تقریریں نہیں ہو سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: اور وہ بھی within the scope ہونی چاہئیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: ڈاکٹر نیازی کی بات کی وضاحت کا ہمیں موقع

ملنا چاہئیے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایسا نہیں ہوتا ہے کیونکہ کوئی بھی کسی کی بات سے contradict کر سکتا ہے اور اس طرح تو سلسلہ چلتا رہے گا۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، انہیں اجازت مل گئی تھی لہذا مجھے بھی اجازت ملنی چاہئیے۔

جناب چیئرمین: اس سے پہلے آپ کو اجازت ملی ہوئی تھی۔

سینیٹر پروفیسرمحمد ابراہیم خان: وہ تو میں نے قانون کےبارے میں بات کی تھی انہوں نے میری بات پر بات کی ہے۔ میں personal explanation دینا چاہتا ہوں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: بل پاس ہونے کے بعد اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس پر کرنا چاہتے ہیں تو میں تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: رانجھا صاحب نے جیسے point out کیا ہے کہ یہ اس بل کے scope میں ہی نہیں آتی۔

سینیٹر پروفیسرمحمد ابراہیم خان: ڈاکٹر صاحب بات نہ کرتے تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بات کی ہے اس لیے مجھے personal explanation کا موقع ملنا چاہیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں جناب! میں نے تو یہ کہا--

and that is unconcerned, he has said the Supreme Court Judges are sitting without the oath of the Constitution...

سینیٹر پروفیسرمحمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! مجھے بھی اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔ جب ڈاکٹر صاحب بات کر رہے ہیں-----

جناب چیئرمین: مختصر رکھیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین!------

(مداخلت)

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! یہ سوال، جواب نہیں ہے-----

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب! یہ جواب، سوال نہیں ہے، میں personal explanation دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب! میرا خیال ہے کہ پہلے آپ کر لیں then we will put in to others.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب! ان کو موقع دیا ہے، مجھے بھی موقع ملنا چاہیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: آپ یہ موقع بعد میں لے لیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: ڈاکٹر صاحب بھی بعد میں موقع لے لیتے، پھر میں بھی بعد میں بولتا۔

جناب چیئرمین: یہ ایک نئی debate شروع ہو جائے گی۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: اس debate کو ڈاکٹر صاحب نے شروع کیا ہے، آپ نے ان کو موقع دیا ہے تو مجھے بھی موقع ملنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: منسٹر تو ضرور بولے گا، جواب تو انہوں نے ہی دینا ہے، اور کون دے گا؟

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: اگر وہ قانون پر بولیں، contempt of Court Act پر بولیں تو مجھے بولنے کا کوئی حق نہیں ہے لیکن اگر وہ ---------

جناب چیئرمین: چلیں جی ایک منٹ میں آپ کر لیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: شکریہ جناب چیئرمین! محترم وزیر پارلیمانی امور نے------

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل ، اگر ان کو اعتراض ہے، Law پر اعتراض ہے تو پھر یہ بھی سینیٹر نہیں ہیں۔ ان کی سینیٹری پر اعتراض ہونا چاہیے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، مجھے جواب کا موقع ملے، میں اس کا بھی جواب دیتا ہوں۔

سینیٹر آغا پری گل ، پھر آپ بھی سینیٹ سے باہر جائیں، پھر آپ بھی غیر قانونی طریقے سے سینیٹر بنے ہیں۔ یہ غلط بات ہے، کہاں وہ law اور کہاں پریذیڈنٹ صاحب کو انہوں نے گھسیٹ دیا، تو پھر یہ بھی اسی طرح سے آئے ہوئے ہیں، ان کو بھی نکال دیں۔

جناب چیئرمین، مختصر رکھیں، جلدی کر لیں تا کہ پھر ---------

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جتنے نکات ادھر سے اٹھیں گے پھر مجھے ان کا جواب دینے کا موقع ملنا چاہیے۔

سینیٹر آغا پری گل ، بندے کو سچ بولنا چاہیے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! وزیر محترم ---

سینیٹر آغا پری گل ، یہ تو غلط بات ہے جناب چیئرمین صاحب! یہ بھی غلط ہے، یہ بھی سینیٹر نہیں ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، ہاں صحیح ہے، کوئی بھی سینیٹر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، اچھا مہربانی کر کے جو بھی بولنا ہے جلدی بولیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، ہاں وہ بھی پریذیڈنٹ نہیں ہے اور میں بھی سینیٹر نہیں ہوں اور یہاں پر ------

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نہیں آپ to the point رہیں، let it be relevant please.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین صاحب! محترم وزیر صاحب نے

(c) 270 کا حوالہ دیا ہے جس میں ججوں کے حلف کا ذکر ہے۔ یہاں پر ججوں کے پرانے حلف پر نیا حلف لینے کی بات نہیں ہے بلکہ ان کے عہدے سے متعلق بات ہے کہ اگر وہ اس عہدے پر تھے تو آج بھی اس عہدے پر ہیں۔ عہدے پر رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نئے حلف کی ضرورت نہیں رہی۔ اگر ان کے لئے نئے حلف کی ضرورت نہیں تھی تو صدر مملکت بھی اس سے پہلے حلف اٹھا چکے تھے ان کے لیے بھی ضروری نہیں تھا کہ وہ نیا حلف اٹھاتے۔ جناب ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب کی بات سے مجھے مکمل اتفاق ہے۔ قانون ہونا چاہیے اور مضبوط قانون ہونا چاہیے۔ میں نے اتنی گزارش کی ہے کہ اس وقت عدالتوں کی توہین سب سے زیادہ حکومت کی طرف سے ہو رہی ہے۔ اس کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ اگر حکومت اس بات کا عزم کرے کہ------

جناب چیئرمین: اب آپ بات دہرا رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں، آپ نے explanation کر دی ہے۔ بابر صاحب! آپ نے جو کہنا ہے، ایک منٹ میں کہہ دیں then we will go to Raza Rabbani. مختصر رکھیے گا جی۔

Senator Farhat Ullah Baber: Thank you Mr. Chairman. I am persuaded to make a very brief comment by the observations of honourable Senator Dr. Ranjha. Ostensibly the purpose of this bill, of course, is to uphold the dignity of the Courts. I recognize that but I want to say very briefly that the dignity of an individual or the dignity of an institution, if it is made to rest on roughs alone then it will resting on sandy foundation. The dignity of the courts must rest on stronger, solid and surer foundation. The dignity of courts is provided by the quality of the judgements of the courts and also by whether they submit themselves to the credible system of accountability or not then Mr. Chairman, no matter how many laws like this you pass the dignity will rest on Foundation. Thank you.

Mr. Chairman: Mian Raza.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I am grateful to you and I can assure the honourable Chairman of the Standing Committee on Law and Justice that I do not have any intentions of mixing apples and potatoes but I would just like to bring two or three things on the record.

First of all, I will just pick up from where the honourable Chairman of the Standing Committee said that under Article 204 it was essential that this law be enacted and that courts cannot function without it. To that extent I have no cavals with the statement made by the honourable Chairman, but I beg to differ with him when he said that this will go a long way in promoting a vibrant bar and that this has opened the gates whereby the bar can be emboldened and can plead their cases or take a position without being held up under the contempt of court because Mr. Chairman if you look at the Act itself and I would not go into great detail at this time but you would find that the various categories that have been created under this law and the language used in all of them and the language again used for those protected statement is so wide and ambiguous that it can be and shall be interpreted in the most wildest of terms and we will see that this Act will further heighten the tensions between the Bar and the Judiciary and it will act as a fetter on the Bar Association rather than emboldening them.

Mr. Chairman, the basic question and this where I think the Constitution, the 17th Amendment and Article 270(c) is common, the

basic question is what do you do when the State itself commits a contempt of either the court or of the judiciary and we have been seeing that the State itself has continued to commit contempt of the superior judiciary and its judgement. There was such a "Halla Balloo", I was there at that time as the Minister of State for Law, Dr. Sher Afgan was there if I recall as a member of that cabinet, there was a "Halla Balloo" on the Judges case and the Judges case judgement came but today that very judgement which was hailed to be the basis, today that very judgement is being flouted left right and centre by the Government. What do we do for that? What do we do when, yes, alright if the honourable Minister takes exception to the MMA that they were part of the 17th Constitutional Amendment, we were not a part of the 17th Constitutional Amendment. We opposed the 17th Constitutional Amendment and one of the basis of opposing the 17th Constitutional Amendment was that 270(aaa) and 270(b) and 270(c) give a blanket, umbrella, cover to each and every step that the Military Government had taken. None of those laws, none of those Ordinances, none of those Presidential Orders have gone through the scrutiny of Parliament. They all have been given the blanket cover under 270(aaa) that is why we opposed it at that time and yes, our objection still continues today that the judges have taken the oath under the PCO and the oath under the PCO is allegiance not to the Constitution of Pakistan, but it is allegiance to an individual. After the restoration of the Constitution of Pakistan, it had become incumbant. Why did the Government want to insert 270-C? Why did they not want them to take

an oath under the Constitution. It had been done earlier, it could have been done now. So, the point is that what has to be looked at, is that today when we are talking about passage of a law and saying that this law is required. It may be required but the wider question that has to be looked atis, that when the State itself starts to commit contempt of court and contempt of the the superior judiciary, then even this law will not be able to prevent them. Thank you sir.

Senator Justice Abdur Razzaq Thahim (Federal Minister for Local Government and Rural Development): .... Secretary Law, he committed contempt and he has lost the job.

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، میں ان کی اطلاع کے لیے صرف ایک clarification عرض کرنا چاہتا ہوں اس کو ذرا consider کرلیں Ministry والے۔ Section 4 sub-Section 2 میں ہے subject to sub-Section 3, every High Court shall have the power to punish a contempt committed in relation to any court subordinate to it. مقصد سارے کا یہ ہے کہ جتنے بھی سول جج ہیں، میجسٹریٹ ہیں ان کی جو contempt ہوگی وہ refer ہوگا معاملہ اور High Court کو punish کرنے کا کیونکہ Constitution میں High Court کو اختیار ہے کہ وہ contempt کو punish کرے تو High Court punish کرے گی اور اس میں بھی یہی provide کیا گیا ہے کہ جو بھی subordinate courts ہیں ان کی جو contempt ہوگی وہ High Court کو refer ہوگی اور High Court کو punish کرنے کا پورا اختیار ہوگا۔

اس میں Section 10 میں Sub-section (2) جو ہے In all cases of contempt in the face of the court یہ ہے جناب Face of the court کے سامنے

سامنے ہو اور اس کو کوئی Contempt کرے

The Judge shall pass an order in open court recording separately, what have been said or done by the accused person and shall immediately proceed against the offender or may refer the matter to the Chief Justice for rehearing and deciding the case himself.

جس میں تھوڑا سا یہ ہے کہ کیا وہ مجسٹریٹ کر سکتا ہے جس میں لکھا گیا ہے یہ proceed کر سکتا ہے۔ کیا وہ بھی سزا دے سکتا ہے یا پھر یہ کیس ہائی کورٹ ہی refer ہونا ہے۔ دونوں sections میں تھوڑا سا ابہام ہے۔ اس پر Ministry of Law تھوڑا سا غور کرلے۔

سینیٹر وسیم سجاد: اس پر غور کیا جائے گا لیکن

Just to put the record straight, No. 1 Sir, the 17th Amendment was passed by two third majority. Correct that Mr. Raza Rabbani did not vote for it but two third majority in each House voted for it. So, that is the point. Secondly sir, the guardian of the Judges case judgement is in the Supreme Court itself and no case which has been brought before the Supreme Court. There was one case in which the violation of the judgement had taken place but the Supreme Court categorically ruled that no violation has taken place. So, even today, if any honourable member feels that there is a violation of the judgement in judges case, they are free to go to the Supreme Court who is the ultimate guardian of the judgement in the court itself. Thank you sir.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, just for the sake of the record I thought, Wasim Sahib would not make such a remark. What is happening in the Punjab High Court, if that is not a violation of the judges

case then I don't know what is this?

Mr. Chairman: I will put to vote now. It has been moved that the Bill to regulate the exercise of the powers of courts to punish for contempt of court, [the Contempt of Court Bill 2005] be passed.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: So, we adjourn for prayer for twenty minutes and reconvene *Insha Allah* at 5.40 p.m.

[The House was then adjourned for Maghrib prayers for twenty minutes)

(بعد از نماز مغرب اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین محمد میاں سومرو دوبارہ شروع ہوئی)

نمازمغرب اجلاس کی کارروائی زیرصدارت جناب چیئرمین محمد میاں سومرو دوبارہ شروع ہوئی

Mr. Chairman: Dr. Abdullah Riar. Is he here in the House?

چلیں جب تک لوگ آتے ہیں point of order لے لیتے ہیں، جی نگہت آغا صاحبہ۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں یہ بات کرنا چاہ رہی تھی کہ ہم ہاؤس میں 99% گورنمنٹ کو criticise کرتے رہتے ہیں، یہ ایک اچھی democracy کی نشانی ہے کہ ہم اتنے democratic ہیں کہ open criticism ہو رہا ہے، یہ بہت اچھی بات ہے لیکن کبھی کبھی جب گورنمنٹ اچھی بات کرے تو اس کو بھی appreciate کرنا چاہیے۔ میں یہ بات Ministry of Commerce کے حوالے سے کر رہی ہوں کہ تین چار دن ہوئے ایک trade subsidy policy pass کی گئی ہے اور جس میں میری بھی باتیں سنی گئی ہیں، اس میں دو تین قسم کے فائدے ہوئے ہیں، پہلے جیسے تھا کہ چاولوں کو ہی 20 کروڑ مل گیا تھا اور باقی لوگوں کو بہت کم ملا تھا لیکن اب انہوں نے اس کی top limit 50 lac کر دی ہے، انہوں نے

بہت سے لوگوں کے لئے قانون بنائے ہیں۔ اس کے علاوہ نہ صرف لوگوں کو subsidy مل سکتی ہے بلکہ وہ درمیان میں بہت سے ملکوں کو شامل کر رہے ہیں، بجائے دس ملکوں کو subsidy دینے کے 20, 25, 100 جتنے بھی ملک ہیں ان میں subsidy دی جائے، اس سے ہماری export بھی بڑھے گی اور اس سے ہمارے لوگ encourage ہوں گے اور further export کریں گے۔ دوسرے اس کا یہ فائدہ ہے کہ انہوں نے جو کھانے کی چیزوں میں subsidyدی تھی اس پر میں نے ان سے request کی کہ کھانے کی چیزوں پر اتنی subsidyنہ دیں، جیسے مرغیوں پر، گوشت پر export کے لئے subsidy دیتے ہیں تو وہ سارا باہر چلا جاتا ہے اور یہاں پر بہت زیادہ مہنگا ہو جاتا ہے بلکہ انہوں نے مرغی پر subsidy دی ہوئی تھی تو انہوں نے میری request پر کافی اور کھانے کی چیزوں پر سے subsidy ہٹا دی ہے، وہ export کر سکتے ہیں لیکن subsidy نہیں ہے، اس کا یہ فائدہ ہے کہ inflation اتنی زیادہ نہیں ہو گی جتنی کہ subsidy دینے سے ہو گی۔

So, I want to congratulate him and I want to thank him for listening to a Senate representative. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Raza sahib you have a point of order?

میرے پاس دو اور بھی points of order تھے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب پہلے آپ وہ دو لے لیں۔

جناب چیئرمین: پروفیسر ابراہیم صاحب یا مراد علی شاہ صاحب نہیں ہیں۔ جی پروفیسر غفور صاحب۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: جناب آج ایک خبر چھپی ہے اور میرا خیال ہے وہ بالکل غلط ہوگا کہ حکومت نے بگٹی کے علاقے میں کوئی آپریشن شروع کر دیا ہے یا کرنے والی ہے۔ شاید ایسی تو کوئی بات نہیں ہے لیکن اخبارات میں یہ خبر آئی ہے کہ سوئی اور بگٹی area میں نیا آپریشن کیا جا رہا ہے اور لوگ وہاں سے migrate کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب یہ بڑی اہم بات ہے اور وزیر داخلہ صاحب پہلے بھی بیان دے چکے ہیں اور اب بھی میں کہہ رہا ہوں کہ بگٹی کے علاقے میں کوئی ایسا آپریشن نہیں کیا جا رہا۔

جناب چیئرمین: پروفیسر ابراہیم صاحب، آپ کا کوئی point of order تھا۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے حکومت کی، بالخصوص وزارت خارجہ کی توجہ چترال کی عوام کے ایک سنگین مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ سردیوں میں تقریباً ۴، ۵ مہینوں تک چترال کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ لواری ٹاپ پر برف پڑ جاتی ہے۔ طیارے کے ذریعے لوگ جاتے ہیں لیکن موسمی حالات کی وجہ سے فلائٹ بھی اکثر cancel ہوتی رہتی ہے۔ کنڑ افغانستان کے راستے سے وہاں کے عوام کے لئے ایک سہولت مہیا ہوتی ہے۔ جناب وزیر اعظم محترم نے اس بات کی ہدایات بھی جاری کی ہیں۔ میں وزارت خارجہ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ وہ اس جانب توجہ دے کہ اس process کو speed up کریں اور افغانستان کی حکومت کے ساتھ اس مسئلے کو اٹھا کر چترال کے عوام کو کنڑ کا راستہ فراہم کرے تاکہ ان کو آنے جانے کی سہولت میسر ہو۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: مراد علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ صدر بش نے منگولیا میں پارلیمنٹ سے تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ۱۲۵۸ء میں چنگیز خان کا بیٹا بغداد گیا تھا، جس طرح اس نے تباہی پھیلائی تھی اور مسلمانوں کو ختم کیا تھا اس طرح آج بھی میرے ساتھ NATO والے گئے ہیں اور میں اس کو repeat کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! یہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہے اور اس سے تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ اس طرح ہماری حکومت کے لئے بھی مشکلات پیدا کی جا رہی کیونکہ عام لوگ بھی سمجھتے ہوں گے کہ بش نے جو بات کی ہے وہ بغداد کی تباہی کی ہے۔ ہماری تاریخ میں ۱۲۵۸ء کا واقعہ المیہ ہے۔ اس کے بعد تباہی مچائی

ہے۔ اس نے اپنے آپ کو اس سے identify کیا ہے۔ اس لئے ہماری حکومت اور عوام کو امریکہ کے ساتھ تعلقات میں مشکلات پیش آئیں گی۔ ان کی جو خواہش ہے کہ مسلمانوں کو ختم کیا جائے یہ بہت ہی اہم ہے اور اس پر بات ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: بی بی یاسمین۔ اس کے بعد کاکڑ صاحب آخری ہوں گے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب چیئرمین! میرا point یہ ہے کہ ٹھٹھہ شہر میں جو زمیندار ہیں ان کے لئے ADBP نے یہ کیا ہے کہ ایک لاکھ تک جنہوں نے loan لیا تھا وہ ان کو معاف کر دیا گیا ہے اور جنہوں نے ڈھائی لاکھ کے قریب loan لیا تھا ان پر interest معاف کر دیا گیا ہے۔ تو میری گزارش آپ کے توسط سے یہ ہے کہ ۲۰۰۳ء میں جب flood آیا تھا تو جتنی تباہی ٹھٹھہ میں ہوئی تھی اس سے زیادہ بدین میں ہوئی تھی۔ جناب! میری یہ گزارش ہے کہ بدین کے لئے بھی اسی طرح کے پیکیج کا اعلان کیا جائے کہ وہاں پر بھی ایک لاکھ کے قریب جنہوں نے loan لیا ہے، وہ معاف کر دیا جائے اور جنہوں نے ڈھائی لاکھ کے قریب قرضے لئے ہیں ان پر interest معاف کر دیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: جناب چیئرمین! پرسوں میں حاجی لیاقت بنگزئی صاحب کے ہمراہ آزادکشمیر گیا تھا۔ مصیبتیں جو لوگوں پر نازل ہوئی تھیں وہ تو اپنی جگہ تھیں لیکن جو ایک خاص ستم ظریفی دیکھنے میں آئی وہ یہ تھی کہ ہمیں آزادکشمیر ریڈیو سٹیشن اور TV سٹیشن جانے کا اتفاق ہوا۔ عجیب منظر تھا کہ بغیر دیواروں کے چھت تھی اور چھت گر گئی تھی۔ آزادکشمیر کی انفارمیشن کالونی سے ۲۱ جنازے اٹھے تھے۔ Minister for Information, State Minister for Information and DG Information بھی ان میں شامل تھے۔ خود آزادکشمیر کی حکومت کی طرف سے نہ کسی نے وہاں کا visit کیا تھا اور نہ کسی نے ہمدردی کے دو لفظ وہاں جاکر کہے ہیں۔ فی جنازہ ایک ہزار دو سو پچاس روپے سکہ رائج الوقت ادا کئے گئے تھے۔ وہ رو رہے تھے کہ اس سے ان کے کفن دفن کا انتظام بھی نہ ہو سکا۔ جوان بچیوں سمیت ٹینٹوں میں پڑے ہوئے تھے۔ منہاج القرآن ٹرسٹ والوں نے ٹینٹ دیے تھے۔ ان کے اپنے افسران خود بتا

رہے تھے کہ جماعت اسلامی کی طرف سے روز اول سے آج تک ہمیں دو وقت کا کھانا مل رہا ہے اور باقی اللہ کا نام ہے۔ خاردار تار کے لئے administration سے request کی گئی تھی مگر جواب ندارد۔ وہاں پر یہ کیفیت تھی۔ اس کا بندوبست کیا جائے اور انہیں خار دار تار لگا کر دی جائے۔ ان کو compensate کیا جائے اور اعلان کے مطابق ان کو دیے جانے والے 25,000 روپے کہاں گئے، ایک لاکھ کہاں گئے، دو لاکھ کہاں گئے۔ اسی دن انہوں نے ہمارے on air interview بھی broadcast کئے۔ ہم نے یہ گزارش اپنے اس interview میں بھی کی تھی۔ جناب والا! اس وقت آزاد کشمیر ریڈیو صرف ایک cabin میں چل رہا تھا اور اس کے گرد plastic تھا۔ وہاں ایک انجینئر تھا، اس کے گھر سے چار جنازے اٹھے تھے اور یہ اس وقت on duty تھا۔ وہاں کا Admin Officer کہہ رہا تھا کہ میں نے 30 years service render کی ہے اور اس کے گھر سے بھی چار جنازے اٹھے ہیں اور وہ بھی کہہ رہا تھا کہ فی جنازہ 1225 روپے مجھے ملے ہیں اور جو lower staff تھا، انہیں فی جنازے کے ساڑھے سات سو روپے دیے گئے تھے۔ وہاں کی یہ صحیح صورت حال ہے۔ اس لئے ہماری ارباب اختیار سے گزارش ہے کہ ان کے حال پر رحم کیا جائے۔ اس طرح کے اور بھی بہت سارے لوگ ہیں۔ میں یہاں یہ کہنا نہیں چاہتا تھا لیکن آپ کو بتانا پڑ رہا ہے کہ ہمارے پاس ایک open pick-up تھی، ہم اس میں سواریاں اٹھا کر انہیں منزل مقصود تک پہنچاتے تھے۔ وہاں کے حالات ناقابل ہیں۔ اس لیے میری آپ سے مختصراً گزارش ہے کہ ان کے حالات پر رحم فرمایا جائے۔

جناب چیئرمین: جناب رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا! مجھے ایک بار پھر یہ بات دہرانی پڑ رہی ہے - یہ بات مسلسل حکومت کی جانب سے سامنے آ رہی ہے اور میں نے اپنی opening speech میں بھی اس طرف اشارہ کیا تھا بلکہ بہت strongly میں نے یہ بات اٹھائی تھی کہ حکومت کی طرف سے یہ بات بار بار کہی جا رہی ہے کہ ہم third party audit کے لئے تیار ہیں اور third party audit کی جب وہ بات کرتے ہیں تو وہ تمام پاکستانی اداروں کو اور پاکستانیوں کو exclude کرتے ہوئے گوری چمڑی کی بات کرتے ہیں کہ جی! ہم باہر کے auditors کو audit

کروانے کے لئے تیار ہیں۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ ہم نے پہلے ہی اپنی economy کو IMF اور World Bank کے سامنے گروی رکھا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہم نے اپنی economic sovereignty کو compromise کیا ہوا ہے اور اب یہ کہنا کہ

We will subject our accounts, no matter of what nature, but we will subject them to a foreign audit and not allow Pakistani's or Parliament to audit them, I am affraid, I can not agree to this proposition, through you and through the floor of this House, I take very strong exception as a Pakistani that we should allow foreign auditors to audit our accounts at the expense of Parliament, a Pakistani institutions.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ ابھی list پر کافی ممبران ہیں اور اگر اسی طرح کام ہوتا رہا تو یہ ممبران تقریر کرنے سے رہ جائیں گے۔ اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ۔

I will request all the honourable speakers who are speaking on the earthquake situation of 8th October to please keep in mind the time frame. The first speaker will be Dr. Abdullah Riar.

Further Discussion on the Motion Re: The Situation Arising after the Earthquake on 8th Oct,2005

Senator Dr. Abdullah Riar: Thank you Mr. Chairman! I will try to submit my observations and submissions *Inshallah* within time-frame but if I seek for a minute or two, kindly bear with me sir.

Mr. Chairman: A minute and two, we can live with you but not more than that.

Senator Dr. Abdullah Riar: On October 8th, the dark day of tragedy that innocent people of Pakistan witnessed 30000 square kilometers area was hit with a davastating earthquake, more than 70000 innocent lives were lost, more than one hundred thirty thousand people injured, more than one thousand people lost their limbs, more than five hundred lost their lower extremity and are paraplegic today. Sir, nine districts of Pakistan suffered devastating infrastructure loss and that was indeed a very dark and disappointing day for those all of us who witnessed this tragedy.

Sir, many things have been said on this occasion, I want to mention a few other aspects of this earthquake and I would like to seek the attention of honourable members on the other side of the House.

The people of Pakistan witnessed one earthquake on 2nd November, 2002 where Karakuram highway was blocked and one person was killed and many were injured. On 23rd November, 23 people were killed with another earthquake. On 14th February, 2004, 24 were killed by another earthquake in the Northren Areas and subsequently we followed the earthquake of October 8th. The point I am trying to make is, this 150 million people, this 7th largest army of the world, this super power aspiring a Nuclear Weapon State was not found to be prepared. Despite of the warnings of the previous earthquakes to look into these gravity of the potential tragedies and prepare itself for disaster and only a meagre cell of disaster relief existing in the Prime Minister Secretariat probably fell pray

to a bureaucrats international ---- and I would like to seek some kind of accountability and explanation that of whatever worth that Disaster Relief Centre was, did anybody ever point a finger, ask a question, a certain accountability, what measures were taken by that very small cell and what was its limitations and why a larger preparedness was not considered. Sir, the only icing on the cake is, we witnessed the first 72 hours with great grief and there was a period of total disconnect by the administration and that disconnect was reflected in the statement of the leading light of the Government, the Minister of Information, the kind of interpretation of the casualties he narrated on the national network. Furthermore, the pronouncement of the Corps Commander of NWFP added more icing on the cake, where he stated confidently and loudly that only 1000 have been killed and President shares my observations. That is the sad story and it reflects the total disconnect in the first 48 to 72 hours of the tragedy. Not to mention the heroic response of the civil society, the admirable reaction of the people of the Pakistan and the credit worthy reaction of the political forces across the board, non governmental organizations, volunteers, students, citizens of this country how they arose to the occasion and stood by the side of those who were grieved and injured on that day. Obviously, on the side of the strength we noticed that a visible deficiency is worth noticing that we did not even have reasonable earth moving equipments. There was a deficiency of Helicopter rescue in the initial period of time and we witnessed significant degree of disorder and discoordination specially in the first days of even rescue at the Margalla

Towers. We should also recall and should look into the fact that lack of civil defence mechanism, lack of national volunteer infrastructure, lack of paramedic support structure was vividly noticed in the initial outset of this tragedy and destination was not prepared for it. So this is the time that we should be seriously putting our resources into these organizations.

I would like to, beside the response of this civil society, I do want to sincerely, from the depth of my heart recognize the response of the international community as well. I don't want to be sarcastic and I don't want to be critical of any opinions narrated in the past but I do feel that the people of the United States, Pakistani Americans, Government of United States, all NATO nations and I do want to recognize prompt response and support of the NATO itself for establishing an air corridor between Turkey and Pakistan in the V hours of this disaster for providing us the much required assistance and it should be appreciated and I want to make that point from the floor of this House as a member of Senate, as a member of Pakistan Peoples Party Senator that I recognize and appreciate the efforts made by the Westren Nations to come out and help us in the very first hours of this disaster for providing us much required assistance and relief and it should be appreciated and I want to make that point from the floor of this House as a Member of the Senate, as a member of Pakistan Peoples Party that I recognize and appreciate the efforts made by the Western Nations to come out and help us in the very first hours of this disaster. I will go a step further. I want to recognize the rapid response force of United Kingdom and I would not

hesitate in recognizing even those dogs of United Kingdom who took the courage of holding water in their teeth and going under the rubble of Margalla Tower providing the cold water to the stranded victims of the rubble. One must display courage and should have the courage to recognize the meritorious contribution of those nations and the efforts made by those agencies. I also wish to appreciate the gestures of Government of India including their offering the helicopters and their cooperation in opening of the Line of Control and that is worthy of recognizing as well.

I do want to make sure that we all be aware of the fact that in these kinds of catastrophies normally the first casualty in the first day, the number of casualties is followed by another upsurge of casualties in the first 30 days which is consequent of the epidemic and disease and mismanagement of the injured and the victims. Luckily, in this case I must say all the health professionals of this country, the volunteers of this country, international volunteers, they have contributed enormously and we must salute them for doing a difficult task in the difficult terrain and we have not seen the post event loss of life in this scenario and there is no epidemic on that account and must say good about it that our system, our health care professionals have contributed into it.

Sir, I would like to go further and submit that as we are making all the efforts and I do wish and hope that all the relief efforts would pave the way for healthy rehabilitation and recovery and I also wish and hope that all the tentages that we have provided would withstand the weather and

would be able to sustain through the harsh weather of the terrain and I do want to submit here one more time that at this stage what is required, it is required that Government of the time show magnanimity, Government of the time must reflect higher standards of duty, Government of the time must realize the fact that it is upon them to hold transparency, it is upon them to follow the rule of the law, it is upon them to establish these rehabilitation agencies through the Act of Parliament, through the legislature, it is upon them to embrace the Opposition"s demand of taking them along through a credible collective will and wisdom and display a collective strategy to deal with miserable event and catastrophy of this century and I would, at the end, recommend that all the stake holders should be put together for a marshal rehabilitation plan and definitely donors, two Donors Conferences - one may even say that it was more of a lenders conference and donors conference, having said that I would request to the incumbents to look into the merits, all the grants, all the soft loans and all the donations by the citizens should be put into a transparent mechanism and a credible rehabilitation is instituted, even if it is required to do a belt-tightening we must maintain a fiscal financial discipline. We must not resort to exorbitant fleets of procurements of Air Force, fleets of the Premier's luxury fleets, these are not times to waste the money and I would at the end definitely like to see all the defence procurements should also be curtailed and may be holding on to the expansion of GHQ at this stage and my sole submission sir, is that a good gesture and a nicer, warmer, congenial environment needs to be

created, all stake holders must be put together and the marshalling of the marshal troops should rehabilitate the affected areas and we all should be prepared for the future events with a larger Visible, loud and clear-headed strategy for the future. Thank you very much, Mr. Chairman.

جناب چیئرمین : جی گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید : جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں ایک نظم پڑھوں گی جو کہ زلزلے کے بارے میں ہے۔

اے خدائے برتر' خدائے برتر
نہیں کوئی بھی تجھ سے بڑھ کر
ہماری خطائیں معاف کر دے
تو رحمتوں کا نزول کر دے
جہاں تھا امن و سکون حاصل
وہ شہر آفت زدہ بنے ہیں
ہے وحشتوں کا عجیب عالم
ہیں بے بسی کے عجیب منظر
جو زخم خوردہ برہنہ پا ہیں
قیامتوں سے گزر رہے ہیں
جواب دینے کی تاب کس میں
کہ لعل ان کے وہ چاند ان کے
وجود جن کے بکھر چکے ہیں
اب وہ اس جہاں میں نہیں رہے ہیں
معاف سب کی خطا ہو یا رب
سکوں کی دولت عطا ہو یا رب

تو پھر جنت نشاں بنا دے

وطن کو دار الاماں بنا دے

کہ تجھ سے بڑھ کر نہیں کوئی ہے

خدائے برتر، خدائے برتر

جناب چیئرمین! پاکستان کی تاریخ کا ایک سیاہ دن 8 اکتوبر تھا۔ اتنی ہولناک تباہی میرا خیال ہے کہ پاکستان کی تاریخ اور اس قوم نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اس لیے مجھے فخر سے یہ کہنا پڑے گا کہ تمام افراد نے ایک سوشل ورکر میں convert ہو کے بے بس لوگوں کی اتنی خدمت کی ہے کہ میرا سر فخر سے آج بلند ہے۔ امدادی کاموں میں انہوں نے اس طرح حصہ لیا ہے کہ کوئی imagine نہیں کر سکتا تھا کہ کراچی سے لے NWFP کے آخری سرے تک ہر آدمی اسی تگ و دو میں تھا کہ ہم جاکر اپنے پیارے بہن بھائیوں کی جان بچائیں، زخمیوں کو لائیں اور ان کو امدادی سامان پہنچائیں۔

جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ نے کہا ہے کہ تقریر ذرا مختصر الفاظ میں کرنی ہے۔ میں بہت زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ سیاست کا مطلب خدمت ہے۔ سب سے پہلے میں ان سیاسی جماعتوں کا ذکر کرنا پسند کروں گی جنھوں نے بہت زیادہ اس موقع پر خدمت کی۔ سب سے پہلے میں اپنی جماعت کی بات کروں گی، مسلم لیگ کی۔ چوہدری شجاعت صاحب اور پرویز الٰہی کی سربراہی میں ہم نے، پنجاب نے billions کی امداد بھجوائی ہے اور ہر وقت بھجوا رہے ہیں، ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس وقت پنجاب میں re-habilitation کے ادارے قائم کیے جا رہے ہیں۔ مکان بن رہے ہیں۔ سینکڑوں لوگوں کو settle کیا جا رہا ہے۔ چوہدری پرویز الٰہی کا adopt a family والا پروگرام بھی جاری ہے۔ بہت سے لوگوں نے بے بس families کو adopt کر لیا ہے جناب اور یہ سلسلہ بہت آگے تک جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت تک اعداد و شمار کے مطابق صوبوں میں سے سب سے زیادہ پنجاب نے امداد دی ہے اور افرادی قوت بھی مہیا کی ہے۔ میں سلام کروں گی سندھ کو، سندھ سے اتنی امداد آئی ہے، وہاں کے عوام نے، وہاں کے اداروں نے، وہاں کی NGOs نے، وہاں کی سیاسی جماعتوں نے اتنی امداد دی ہے کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ بلوچستان اور سرحد نے بھی بہت زیادہ امداد

بھیجی ہے اور اپنے لوگوں کے دکھ بٹائے ہیں۔

جناب والا! حکومت اور عوام نے اپنا رول بہت ایمانداری سے ادا کیا ہے۔ پاکستان کی سیاسی جماعتوں میں سے سب سے زیادہ کام مسلم لیگ کے بعد ایم کیو ایم نے کیا ہے۔ جماعت اسلامی کا بہت بڑا role ہے۔ جہادی تنظیموں نے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ نے بھی ریلیف میں اپنا اپنا حصہ ڈالا ہے۔ میں سمجھتی ہوں اس خدمت سے عوام میں ان کی عزت اور قدر بڑھ گئی ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں فوج کو بہت ہی زیادہ تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے جو کہ ایک بیمار ذہنیت کی نشانی ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انسانیت کو بچانے والے، مرتے ہوؤں کو دفنانے والے، بند راستوں کو کھولنے والے ایسی جگہوں پر پہنچے ہیں جہاں انسانی قدم نہیں پہنچ سکتے تھے، وہاں جانا ناممکن تھا تمام کا total control فوج کا تھا انہوں نے جس discipline سے جس طرح لوگوں کی جانیں بچائی ہیں، زخمیوں کو ہسپتالوں میں پہنچایا ہے ۔معذوری و بیچارگی جو لوگوں میں سمائی تھی اس کو بچایا ہے ، اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اس دم توڑتی ہوئی قوم کو بچانے والی فوج اور اس کے سربراہ صدر مشرف کو میں سلام پیش کرتی ہوں۔ باتیں کرنی بڑی آسان ہیں جب practically کوئی کہیں جائے اور وہاں جا کر دیکھے کہ کسی طرح کس کو بچایا جاتا ہے تو یہ صرف انہی کا حصہ ہے ۔باتیں کرنی آسان ہیں اور کام کرنا مشکل ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں ۔ ڈونرز کانفرنس میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے ، پاکستان میں بھی اور باہر کے ممالک میں بھی، آپ نے ایک سفیر کی طرح ملک ملک جا کر جتنی امداد پاکستان کے لیے لی ہے ، میرا خیال ہے سینیٹ کو اپنے چیئرمین پر فخر ہونا چاہیے۔ میں صدر صاحب اور وزیراعظم صاحب کو مبارکباد دیتی ہوں جنہوں نے اتنی بڑی تعداد میں عالمی مندوبین کو بلا کر امداد کا ہدف پورا کیا اور انہوں نے لوگوں کی rehabilitation کے لیے جو plan شروع کیا ہے اس کو انشاء اللہ مقررہ وقت میں وہ پورا کر لیں گے۔

میرے ملک کی این جی اوز ، جن پر کئی لوگ بڑی تنقید کرتے تھے انہوں نے اپنا بڑا اچھا role ادا کیا ہے ۔ میں ایسے وقت میں ان لوگوں کے لیے اظہار تشکر پیش کرتی ہوں جو عالمی برادری میں بہت بڑے ملک ہیں جن میں امریکہ، برطانیہ، فرانس ، ترکی، سعودی عرب اور یو اے ای

کی جتنی ریاستیں ہیں انہوں نے ہماری اتنی مدد کی ہے کہ میرے خیال میں اس کی ایک مثال قائم ہوگئی ہے۔

جناب والا! میں سمجھتی ہوں کہ اس حادثے سے ہماری قوم ایک ہوگئی تھی، میں ساری قوم کو بڑے فخر سے سلام پیش کرتی ہوں مگر چند لوگ اب بھی تنقید سے باز نہیں آتے، میں ان سے پھر التجا کروں گی کہ آئیے! مل کر ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر، اکٹھے چل کر ان مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کریں، ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا، ابھی تو کچھ وقت ہی نہیں ہوا۔ ابھی اس جگہ کو سنوارنے اور بہتر بنانے میں، ان کو settle کرنے میں بہت وقت درکار ہے۔ اس طرف بیٹھے ہوئے سارے معزز سینیٹرز بھائیوں سے میری درخواست ہے کہ وہ ہمارا ساتھ دیں، تنقید کو چھوڑیں اور چل کر خود دیکھیں، کام کریں، اگر ان کو کوئی ایسی چیز نظر آئے تو اس کو بجائے سینیٹ میں نشانہ بنانے کے وہاں point out کریں تاکہ اس کام کو ہم بہتر طریقے سے کر سکیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ میر محمد نصیر مینگل۔

میر محمد نصیر مینگل (وزیر مملکت برائے پٹرولیم و قدرتی وسائل): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین شکریہ۔ یہ واقعہ اللہ کی طرف سے ایک ناگہانی آفت تھی اور اس میں جو نقصانات ہوئے ان پر جتنا بھی افسوس کیا جائے، کم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ایسی آفات نازل ہوتی ہیں، ان کا مقابلہ انسانی وسائل سے نہیں کیا جا سکتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کا قرآن شریف میں ایک حکم ہے کہ "کن فیکون"، جب حکم ہوتا ہے کہ فلاں چیز ہو جا، وہ ہو جاتی ہے یہ انسان کے بس میں نہیں۔ حکومت وقت نے اپنے وسائل کے مطابق جونہی یہ واقعہ ہوا فوری طور پر وزیراعظم صاحب نے کابینہ کا ہنگامی اجلاس بلایا اور یہاں سے زلزلہ والی جگہ مارگلہ اور مظفر آباد، مانسہرہ rescue teams پہنچیں۔ خود وزیراعظم صاحب اور صدر مملکت صاحب ان جگہوں پر پہنچے لیکن چونکہ وہاں کوئی چیز بچی ہی نہیں تھی وہاں تمام سسٹم تباہ ہو گیا تھا، وہاں سکول، کالج، گھر، بازار، فوجی بیرکس تھیں، یہ تمام لوگ ملبے کے نیچے آ گئے تھے۔ کوئی زندہ تھا ہی نہیں کہ communication system بحال ہو لیکن اس کے باوجود فوری طور پر ایک، آدھے گھنٹے

میں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے وہاں communication system کو تھوڑا سا بحال کرکے آرمی کے جوان پہنچنے شروع ہوگئے ' relief پہنچانا شروع کر دی اور یہاں اسلام آباد میں مارگلہ ٹاور میں دبے ہوئے لوگوں کو نکالنے کی کوشش کی گئی ۔ روزانہ وزیر اعظم صاحب میٹنگ کرتے رہے اور حالات کا جائزہ لیتے رہے ۔ اپنے وزراء کو احکامات دیئے ۔ ہمارے سینیٹر طارق عظیم صاحب اور دوسرے ساتھی وہاں تین تین دن تک رہے اور وہاں پینے کا پانی بھی نہیں مل رہا تھا' کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا لیکن اس کے باوجود لوگ وہاں موجود تھے ۔ حکومت سے جو کچھ ہو سکتا تھا اس نے کیا ہے۔ اس میں ہم عوام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ بچوں' مردوں اور عورتوں نے اس میں حصہ لیا۔ باہر کی حکومتوں نے جو امداد دی ان کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ تمام وزیروں کی duties لگیں وہ Airport پر تھے اور وہاں پر جو مدد آ جاتی تھی اس کو وہ receive کرتے تھے اور welcome کرتے تھے۔ Donors Conference ہوئی اس میں بھی کافی تعداد میں لوگ تھے اور دوسرے ممالک کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ ہماری توقع سے زیادہ ساڑھے پانچ ارب ڈالر کے قریب مدد مل گئی۔

چوہدری شجاعت لندن میں تھے اور وہ بیمار تھے' وہ اسی حالت میں یہاں آئے۔ مشاہد صاحب بھی ان علاقوں میں گئے۔ مسلم لیگ نے ہنگامی کیمپ قائم کیا اور یہاں امداد جمع کی گئی اور ان لوگوں تک اشیاء پہنچاتے رہے اور وہ کل تک بھی وہاں تھے۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حکومت اور مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے جو ہو سکتا تھا اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کی گئی۔ ہماری حزب مخالف نے بھی اس معاملے میں کوئی کمی نہیں کی جیسے جماعت اسلامی ہے' جمعیت علمائے اسلام ہے' ایم کیو ایم ہمارا اتحادی ہے ان تمام کی پارٹیاں وہاں پہنچ گئیں۔ ہمارے volunteers جو overseas پاکستانی ڈاکٹرز ہیں یا دوسرے ہیں وہ بھی وہاں پہنچے۔ میں خود فاروق لغاری کے ساتھ مظفرآباد گیا اور جہاں جہاں بھی ہم گئے وہاں لوگوں کا جو جذبہ دیکھا وہ قابل ستائش ہے۔

صدر صاحب کو آپ روزانہ دیکھتے رہے کہ وہ ہر جگہ visit کرتے رہے۔ وزیر اعظم صاحب visit کرتے رہے۔ انہوں نے وزراء پر پابندی لگائی کہ وہ یہاں سے باہر نہیں جا سکتے۔ دوسرے ممالک سے بھی جو امداد آئی ہے اس کے بھی ہم ممنون ہیں۔

جناب والا! یہ بھی زیادتی ہو گی کہ ہم اپنے فوجی جوانوں کا ذکر نہ کریں۔ ان حالات میں جہاں لوگ نہیں پہنچ سکتے تھے، ہمارے فوجی دستے پیدل، خچروں پر مال لاد کر ان علاقوں میں پہنچے اور وہاں سے لوگوں کو لے آئے۔ لہذا انہوں نے بھی اس میں بہت اہم کردار ادا کیا۔

جناب والا! تمام لوگوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا لیکن جہاں اللہ کی طرف سے ناگہانی آفتیں آتی ہیں ان کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اگر جس انداز سے اللہ کی طرف سے آفت آجائے تو اس انداز سے اس کا تدارک ہو تو پھر اللہ کی حاکمیت کا تصور بھی نہیں رہتا ہے لہذا "کن فیکون" کا میں کہوں گا جو لفظ ہے وہ اللہ ہی کے لیے ہے باقی انسان کی اپنی کوششیں ہیں۔

جناب والا! امریکہ میں بھی سیلاب آئے لیکن اس تیزی سے وہاں کام نہیں ہوا جس تیزی سے یہاں ہوا ہے۔

ہمارے مسلم لیگ کے صدر چوہدری شجاعت حسین صاحب نے تمام Opposition parties کے پارلیمانی لیڈروں کو دعوت دی کہ ہم اور آپ ایک ساتھ علاقوں میں جائیں، جائزہ لیں اور ان لوگوں کی مدد کریں لیکن اس میں کوئی کامیابی نہیں ہو سکی۔ ابھی دوبارہ ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی ہے مجھے امید ہے کہ اپوزیشن والے اس میں شرکت کریں گے۔ یہ وقت حکومت حاصل کرنے کا نہیں ہے، عوام الناس کی خدمت کرنی ہے۔ ان علاقوں میں دوبارہ آبادکاری کرنی ہے۔ وہاں کے بچوں کے لیے سکول قائم کرنے ہیں۔ میں حکومت کی طرف سے ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس میں شمولیت اختیار کریں اور آباد کاری rehabilitation and reconstruction میں اپنا کردار ادا کریں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی فرحت اللہ بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکریہ جناب چیئرمین! مجھے اس بات کا احساس ہے کہ وقت بھی بہت مختصر ہے اور مجھ سے پہلے فاضل سینیٹر صاحبان نے اس موضوع کے تقریباً تمام پہلوؤں کا احاطہ کر لیا ہے۔ مجھے اس بات کا بھی احساس ہے کہ Donors Conference بھی ہو گئی ہے اور حکومت نے اب ایک پارلیمانی کمیٹی بھی تشکیل دے دی ہے، اس لیے میں اپنی

گزارشات اس تک محدود رکھوں گا کہ اب کیا ہونا چاہیے؛ How best we can mitigate the effects of the disaster?

جناب چیئرمین! ہماری تو خواہش تھی کہ جنرل پرویز مشرف جب Donors Conference میں جائیں تو ان کے پیچھے national consensus کی طاقت ہو۔ بہرحال انہیں اپنی gun کی طاقت پر گھمنڈ تھا اور وہ یہ چاہتے تھے کہ وہ Donors Conference میں داخل ہوں armed with the power of the guns and not with the power of national consensus. یہ ان کا ذاتی فیصلہ تھا۔ ہماری ویسے خواہش یہ تھی کہ وہ national consensus کے ساتھ مسلح ہوتے۔

جناب چیئرمین! Donors Conference میں جن donations کا اعلان ہوا ہے، اس میں تقریباً 4 billion کے قرضے ہیں، 1.9 billion dollars grants ہیں لیکن ابھی یہ معلوم نہیں کہ ان grants میں cash کتنا ہے، kind میں کتنا ہے اور اس کے ساتھ کیا conditions attached ہیں۔ یہ چیزیں آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ تفصیلات سامنے آئیں گی۔ خود وزیراعظم صاحب نے پرسوں کہا ہے کہ اس میں تین، چار ہفتے لگیں گے اور تمام تفصیلات کا اعلان کر دیا جائے گا۔

ایک بنیادی بات جس کی طرف ہمیں توجہ رکھنی چاہیے، وہ یہ ہے کہ donors خواہ وہ کچھ بھی pledge کریں، اس وقت تک آپ کو کچھ نہیں ملے گا جب تک ہم دو کام نہ کرلیں۔ ایک تو ہے کہ we tighten our own belts اور دوسرا یہ کہ ہمارے ہاں transparency اور accountability ہو تاکہ donors کو اس بات کا یقین ہو کہ وہ جس مقصد کے لیے donations دے رہے ہیں، ان کے donations صرف اسی مقصد کے لیے استعمال ہوں گے۔ جناب چیئرمین! جہاں تک tightening of the belts کا تعلق ہے، یہ انتہائی ضروری ہے کہ جب تک ہم خود personal example set نہیں کریں گے، اس وقت تک donor لاکھ وعدے کرے وہ ایفا نہیں ہوں گے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم parliamentarians, State کے دوسرے اداروں سے توقع رکھتے ہیں to tighten their belts تو میری گزارش ہوگی parliamentarians سے بھی کہ وہ بھی اپنے سالانہ development outlay میں سے کچھ رقم،

اس کا ایک معقول حصہ reconstruction and rehabilitation کے کام کے لیے مختص کر دیں۔ جب تک ہم خود personal example set نہیں کریں گے، we will have no right to ask others to follow. اس کے بعد جناب چیئرمین! یہ example set کرنے کے بعد کس ادارے پر اور مملکت کے کس ادارے پر یہ ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے کہ وہ اخراجات میں کمی کرے۔ میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! کہ اگر ہمیں 4 billion dollars کا loan ملا ہے تو یہ loan repay ہوگا اور یہ liability ہے پاکستان کی future generations کی اور یہ liability ہے پاکستان کی civil society پر۔

So, we have accepted; the civil society of Pakistan has accepted a liability, not only for now but a liability also for the future, a liability on the future generation.

اس لیے correspondingly میں سمجھتا ہوں کہ جب ممبران پارلیمنٹ بھی قربانی دیں، جب سول سوسائٹی کی present generation نے بھی قربانی دی، آئندہ آنے والی generation بھی قربانی دے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے security outfit کو بھی اور شاید trim کرنا چاہیے اور قربانی دینی چاہیئے۔ میں نے ایک بڑی مختصر سی exercise کی ہے اور میں آپ کے سامنے وہ پیش کروں گا۔ وہ exercise ایسی ہے کہ اگر اس پر غور کیا جائے تو شاید آپ کو باہر سے donation کی بھی ضرورت نہ پڑے۔ جناب چیئرمین! میری تجویز ہے کہ یہ جو موجودہ سال کا بجٹ ہے اس میں ملٹری کے اخراجات میں تیس بلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ یہ اضافہ جو تیس ارب روپے کا تھا اس اضافہ کو صرف پندرہ ارب روپے کیا جائے اور پندرہ ارب military expenditure میں جو اضافہ ہے وہ نکال کر reconstruction and rehabilitation کے کام کے لئے مختص کیا جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر اضافی بجٹ کا نصف اس کام کے لئے مختص کیا جائے تو پاکستان کی سیکیورٹی پر کوئی آنچ آئے گی۔

میری دوسری تجویز یہ ہے، جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ایک بہت بڑے پراجیکٹ کی منظوری دی گئی ہے اور وہ ہے جی ایچ کیو کا راولپنڈی سے اسلام آباد منتقل ہونا۔ ایک functional GHQ راولپنڈی میں موجود ہے اور ایک نیا جی ایچ کیو اسلام آباد میں بن رہا ہے اگر

اس کو موخر کیا جائے تو کیا پاکستان کی سلامتی کو کوئی خطرات درپیش ہوں گے۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ قاعدے قانون کی رو سے نئے جی ایچ کیو کے لئے 1400 سو ایکڑ زمین اسلام آباد میں مختص ہو گئی تھی لیکن پچھلے سال ان 1400 ایکڑ کے علاوہ 870 ایکڑ زمین مزید حاصل کی گئی۔ اخباری اطلاعات کے مطابق جس کی کوئی تردید نہیں آئی 120 روپے فی گز کے حساب سے سی ڈی اے کو ادائیگی کی گئی جبکہ اس زمین کی market value 1,10,000/- روپے ہے۔ جناب چیئرمین! اگر اضافی value نہ لی جائے' اگر اس اضافی زمین کا نصف بھی چھوڑ دیا جائے اور سی ڈی اے کو اس بات کی اجازت دی جائے کہ اس کو کمرشل بنیادوں پر نیلام کر دیں تو آپ کے پاس donor conference میں جتنی بھی donations کا اعلان ہوا ہے تو صرف ایک مد میں آپ کے پاس اس سے زیادہ رقم آجائے گی۔ جس طرح کہ اخبار میں آیا تھا کہ اس زمین کی market value 500 billion ہے۔ آپ کو امداد اور قرضے مل رہے ہیں وہ 5.6 بلین ڈالر ہیں یعنی 320 کروڑ روپے ہیں آپ کے پاس اس رقم کا خطیر حصہ اس project سے بھی آ سکتا ہے۔ without compromising on national security.

جناب چیئرمین! تیسری تجویز یہ ہے ۔ آٹھ اکتوبر کو زلزلہ آیا' گیارہ نومبر کو ایک مہینے بعد اخبار میں اشتہار آیا کہ کراچی میں prime land 17.5 acre اس کو Ministry of Defence, Military State Officer نیلام کرنا چاہتا ہے۔ اس کی نیلامی کا اشتہار اخبار میں چھپ گیا ہے۔ تقریباً اٹھارہ ایکڑ کمرشل پراپرٹی ہے۔ آپ سندھ کے گورنر رہ چکے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہ زمین حکومت سندھ کی زمین ہے اور اب اسے وزارت دفاع بیچ رہی ہے ۔ اربوں روپے کی یہ زمین ہے ۔ قاعدے اور قانون کی رو سے اس زمین پر حق صرف حکومت سندھ کا ہے وزارت دفاع اس کو نہیں بیچ سکتی۔ میری تجویز ہے کہ اگر یہ زمین آپ نے بیچنی ہی ہے اور اگر حکومت سندھ کی اجازت ہے تو اس زمین سے حاصل ہونے والی آمدنی earthquake relief اور rehabilitation کے کام کے لئے مختص کی جائے ۔

جناب چیئرمین! اگر یہ بھی ان سے نہیں ہوسکتا ' اگر یہ بھی ان کے بس میں نہیں ہے تو بے شک آپ زمین بیچ دیں لیکن خدا کے لئے اس سے جو آمدنی وصول ہو گی اسے Federal Consolidated Fund میں جمع کردیں ' اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال نہ کریں ۔میں یہ

کیوں کہہ رہا ہوں کہ دوسرے مقاصد کے لئے استعمال نہ کریں ' میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اسی سینیٹ میں ڈیڑھ سال قبل سوال اٹھایا گیا تھا کہ لاہور میں جو فورٹریس سٹیڈیم ہے اس کی آمدنی کتنی آئی تھی اور اس آمدنی کو کیا Federal Consolidated Fund میں جمع کیا گیا آئین کے تحت ؛ جواب دیا گیا کہ اتنی آمدنی ہوئی ہے لیکن Federal Consolidated Fund میں جمع نہیں کی گئی اور اس سے گاڑیوں کی مرمت ' گاڑیوں کی خریداری اور مکانات بنائے گئے ہیں ۔تو میری گزارش ہو گی کہ یہ زمین جو آپ بیچ رہے ہیں یہ آپ اگر بیچ رہے ہیں تو Federal Consolidated Fund میں جمع کردیں اور بہتر تو یہ ہوگا کہ اس کو earthquake relief, rehabilitation and reconstruction کے کام کے لئے مختص کیا جائے ۔

جناب چیئرمین! ایک اور تجویز ہے کہ صدر مملکت ' وزیراعظم ' وزراء اعلیٰ اور گورنر ان تمام کے پاس صوابدیدی فنڈ ہوتے ہیں which runs into 10 of crores کیا یہ ضروری ہے کہ ان حالات میں بھی ان کے پاس یہ صوابدیدی فنڈ ہوں ۔ ان کے صوابدیدی فنڈ بے شک اربوں میں نہ ہوں ' یہ کروڑوں میں ہوں لیکن symbolic gesture ہے ' کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ان کا صوابدیدی فنڈ اس سال 2005 کا ختم کرکے وہ رقم earth quake reconstruction and rehabilitation کے کام کے لئے مختص کی جائے ۔

جناب چیئرمین! پچھلے دنوں اسی ایوان میں یہ سوال آیا تھا کہ اس سال 2005 میں کتنے bank loans write off ہو گئے ہیں تفصیلات آ گئی تھیں ' میں ان کو دہرانا نہیں چاہتا ۔کہنے کو تو آدمی کہہ سکتا ہے کہ جو تمام قرضے write off ہوئے ہیں وہ سارے واپس لے لیں ۔ میری تجویز صرف یہ ہے کہ 2005 کے اندر جو قرضے آپ نے write off کئے ہیں 'زیادہ دور کی بات نہیں کرتا صرف 2005 کے اندر جو قرضے آپ نے write off کئے ہیں وہ آپ recover کرلیں write off نہ کریں اور وہ رقم اس کام کے لئے مختص کی جائے ۔

جناب چیئرمین! میری ایک اور تجویز ہے کہ کچھ private اداروں کو سرکار کی طرف سے مالی امداد فراہم کی گئی ہے ۔ "میں پرائیویٹ ادارہ" within quotes کہہ رہا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری نظر میں تو وہ پرائیویٹ ادارہ نہیں تھا اور میرا اشارہ فوجی فاؤنڈیشن کی طرف ہے لیکن آپ جانتے ہیں کہ آپ نے ہماری motion کو reject کر دیا تھا اس بنیاد پر کہ فوجی

فاؤنڈیشن ایک پرائیویٹ ادارہ ہے - مان لیا کیونکہ آپ کی ruling تھی ' ہم چیئرمین کی ruling کا احترام کرتے ہیں کہ وہ پرائیویٹ ادارہ ہے - یہ اس پرائیویٹ ادارے کی so called private ادارے کی annual report ہے ' اس annual report پر اس کے چیئرمین کے دستخط ہیں وہ لکھتے ہیں:

The Government of Pakistan has assumed liability of the company w.e.f. Nov,30th, 2001 to the tune of over 9 billion rupees.

ہمارا موقف یہی تھا کہ یہ پرائیویٹ ادارہ نہیں ہے اور ہم نے کوشش کی تھی کہ ان کو پارلیمان کی کمیٹی کے سامنے بلائیں لیکن پھر آپ کی ruling تھی کہ پرائیویٹ ادارہ ہے - میرا خیال یہ ہے کہ یہ مطالبہ کوئی ایسا بے جا نہیں ہوگا کہ کیا آپ اس پرائیویٹ ادارے کو 9 billion روپے دیتے ہو' کیا یہ 9 billion روپے ان سے withdraw کرکے reconstruction اور rehabilitation کے کام کے لیے مختص نہیں کئے جا سکتے - آخر کیا ایسی وجہ ہے - جناب چیئرمین! کہ حکومت پاکستان tax payer کا پیسہ ایک پرائیویٹ ادارے کو دیں اور وہ پرائیویٹ ادارہ خود اپنی سالانہ رپورٹ میں اس کا ذکر بھی کرے -میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا اور عربی زبان میں کہتے ہیں کہ(عربی) کہ

give me one good reason, Mr. Chairman, I want to know, just one good reason, why 9 billion rupees were given to a private institution to bail it out of financial crisis and why this cannot be recovered and diverted to the reconstruction work. Just give me one good reason.

پھر جناب چیئرمین! دوسری بات جس کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا کہ ہمیں اس کی accountability اور transparency کا mechanism in place کرنا ہو گا- یہاں پر یہ بات ہوئی اور باہر بھی یہ بات ہوتی رہی ہے کہ آڈیٹر جنرل اس کا آڈٹ کرے گا- میں مانتا ہوں اچھی بات ہے کہ آڈیٹر جنرل اس کا آڈٹ کرے گا لیکن اگر آپ ERRA کے نوٹیفکیشن میں اس کا ذکر نہ بھی کرتے تو چونکہ ERRA کو ایک مرکزی حکومت کے آرڈر کے تحت قائم کیا گیا ہے' چونکہ اس میں فنڈز حکومت سے جائیں گے اس لیے آئین کے آرٹیکل ۱۶۹ کے تحت اس کا آڈٹ

AGPR نے ہی کرنا ہے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔ آپ نے اچھا کیا کہ آپ نے یہ بتا دیا کہ AG اس کا آڈٹ کرے گا۔

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! آڈیٹر جنرل احتساب کا ادارہ نہیں ہے ۔ احتساب کا ادارہ ہمارے نیب سے اختلافات سہی ' نیب کے قانون سے سہی لیکن فی الوقت احتساب کا ادارہ نیب ہے ۔ آڈیٹر جنرل صرف reporting کرتا ہے اور اس کی reporting میں تین چار سال لگتے ہیں اور اس کی رپورٹ پر عمل درآمد ہو یا نہ ہو ' وہ حکومت پر ہے۔ احتساب یا تو نیب کرتی ہے یا پھر ایک پرائیویٹ litigant عدالت میں جائے ۔ جناب چیئرمین! ERRA اور FRC یہ دونوں فوجی ادارے ہیں اور نیب کے قانون میں حاضر سروس فوجی نیب کے احتساب سے ماوراء ہیں' مبرا ہیں تو گویا اس کا احتساب نہیں ہوگا اور میں اگر عدالت میں جاتا ہوں کہ آڈیٹر جنرل نے رپورٹ میں ان چیزوں کی نشاندہی کی ہے اور مجھے انصاف دیا جائے تو آپ کے اس قانون کے مطابق اس ادارے کو indemnify کیا گیا ہے۔ اس کے کسی ملازم' کسی افسر ' کسی consultant کے خلاف آپ عدالت میں نہیں جا سکتے تو گویا ان کے احتساب کا کوئی ادارہ نہیں ہے ۔صرف اس کی reporting کا mechanism ہے آڈیٹر جنرل اور میں آپ کا صرف ایک منٹ لوں گا جناب چیئرمین ! کہ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کیا ہوگی ان کی حیثیت کیا ہوتی ہے' ان کی وقعت کیا ہے۔ یہ آڈیٹر جنرل کی سپیشل رپورٹ ہے 2001ء کی اور اس میں انہوں نے اوکاڑہ ملٹری فارمز میں mismanagement recoverables کے تحت ۲۳۷ ملین روپے کی نشاندہی کی ہے ۔پھر ایک آڈٹ سپیشل ہوا آڈیٹر جنرل کی طرف سے' اس سپیشل آڈٹ کی رپورٹ میں Auditor General of Pakistan in the preface under his signature writes: This volume of the special audit report contains results of audit on accounts of Military Farm Okara . Certain very important issues warrenting special attention has been pointed out . The findings and recommendations contained in the Special Audit Report were

communicated to the Principal Accounting Officer in May, 2001. Neither any reply has been received nor the DSC meeting could be held by the Defence Division within the prescribed time schedule.....

میں اس point کو emphasize کرنا چاہتا تھا کہ Auditor General کی reports کا انجام یہ ہے کہ وہ آخر میں he starts lamenting writing in his reports کہ میں نے خط بھی لکھا، میں نے رپورٹ بھی بنائی۔ اس پر تحقیقات کرنا تو درکنار میرے خط کا جواب تک نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین! جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اس ادارے کی accountability ہونی چاہیے تو یہ میں ان کے مفاد کی بات کر رہا ہوں، میں اس لئے یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ساڑھے پانچ بلین ڈالر تین سال میں خرچ ہوں گے، جس کا مطلب یہ ہے کہ روزانہ پانچ ملین ڈالر خرچ ہوں گے۔ پانچ ملین ڈالر کا مطلب یہ ہے کہ 30 کروڑ روپیہ روزانہ خرچ ہوں گے یعنی ایک گھنٹے میں سوا کروڑ روپیہ خرچ ہو گا۔ اور آج جو یہ سینیٹ کا اجلاس چار گھنٹے جاری رہا تو اس اجلاس کے دوران بھی اس حساب سے 6 کروڑ روپے خرچ ہو جانے چاہئیں۔

جناب چیئرمین: ذرا وقت کا خیال رکھیئے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: آپ اگر اتنے زیادہ اخراجات MES کے محکمے کو دیتے ہیں اور اس کو identify کرتے ہیں، اسے NAB کے تحت بھی نہیں رکھا تو میں صرف اس خطرے کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی اپنی گفتگو ختم کر دوں گا کہ جناب چیئرمین یہ علاقہ جہاں پر یہ حادثہ ہوا اور جہاں پر یہ آفت آئی ہے، یہ بڑا sensitive علاقہ ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ اس area میں کن کن ممالک کے ساتھ border ہیں اور آپ اخبارات میں reports پڑھتے ہوں گے کہ کون کون سے ملک اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ابھی آپ نے دیکھا کہ وہاں پر NATOاور امریکہ کی troops بھی ہیں، وہ یقیناً اچھا کام کرتے ہوں گے لیکن جناب چیئرمین میں اپنے تصور کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں کہ اگر تو آپ نے accountability کا کوئی credible mechanismنہیں رکھا تو مجھے اپنی طرف سے یقین ہے کہ ERRA اور FRC بہت دیانتدارانہ کام کریں گے لیکن اگر آج سے چند مہینے بعد یہ perception develop ہو جائے اور

لوگ ان کو الزام دینے لگیں یا خدانخواستہ فوج پر یہ الزام آ جائے تو میں تصور کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں کہ اس sensitive area میں people versus the Army کی confrontation ہو سکتی ہے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا دن آئے کہ لیکن میں تنبیہ کرتا ہوں کہ اس بات کا امکان موجود ہے اور خدانخواستہ کوئی ایسی perception develop ہوگئی اور اگر کسی وقت وہاں کے لوگوں نے احتجاج کیا، وہاں پر NATO اور امریکہ کی فوجیں موجود ہیں، وہاں پر جو بین الاقوامی بڑی طاقتوں کی strategic دلچسپی ہے تو

I want to leave it today imagination for every honourable Senator as to what could be, God forbid, the likely scenario.

Mr. Chairman, all along so far, we have been set on lies and lies and lies. It was a lie that there is accountability, it was a lie that the Government has done everything, I just want to conclude by saying that no matter, what the donors have pledged, no matter what they have commitments that donations will not come to you as long as the mighty river of lies flows on. Thank you.

جناب چیئرمین: جی قاضی صاحب۔

Senator Lt. Genl. (Retd.) Javed Ashraf (Federal Minister for Education): Mr. Chairman, due to his form, honourable Senator has fulfilled the responsibility assigned to him, apparently by his party of throwing dirt on to the Armed Forces. Problem is and the pretension is that we are actually

ہمدرد ہیں فوج کے اور ہمدرد ہیں اس ملک کے اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں وہ اس کے best interest میں کہہ رہے ہیں۔

And yet the Government has said no lies, were spoken, lies were repeated,

lies were reiterated only with one aim

کہ جتنا کیچڑ آپ پھینک سکتے ہیں آپ پھینک دیں شاید کچھ تو stick کر جائے گا۔

I will come to the factual facts as I go along because there has been lot of distortion of facts and a lot of mud slinging. Sir, first of all it was said that the Government should have taken the Opposition along if they wanted credibility in the Donors Conference and so on. The Government made backwards to invite the Opposition to attend the Conference. At every step the Government has been inviting them to join and the over see committee and all that. Demand

بھی کرتے ہیں اور بعد میں refuse بھی کرتے ہیں۔ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں۔

This is the tactic that they have implied from day one and this is why they were not present in the Donors Conference, Maulana Sami-ul-Haq was there. All the Opposition leaders were invited but it was their decision not to attend. The Government had no bar against them, the Government was inviting them. So, it is wrong to say that Government has not been taking them on board or that Government has something to hide. The Government has nothing to hide. Government has had a very very transparent and open front on this entire issue.

I will then come to Army's role, because I think some of it is born out of ignorance and some out of malice. Sir, first of all it is wrong to say that the Army did not react on time. When the earthquake strucks around 9 O'clock, at 11 O'clock the General Officer Commanding had landed in Muzafarabad to take charge. The Brigade Commander of Muzafarabad,

whose own son had died, went for the burial of his son and left his family and came back and started supervising the rescue operation. The Army had 750 people injured and 450 dead. They did not recover their own dead bodies till two weeks back. They left them burried under the debris because that saving life of the living was more important. So, their own dead were lying underneath the debris.

So, it is wrong to say that the Army was not sensitive or they did not react. Sir, the first casualties were evacuated from Muzafarabad by 11 O'clock, the first operation in CMH was done by Colonel Sohail at 11.50, he finished the first operation of the first casualty. So, the actions had started, people had satrted working, Muzafarabad CMH, the doctor's own families were lying buried but they were treating the injured who were coming. Then to say that the Army did not do it.

I think, the people who actually done all this, who have left their own families and done it. Their hearts must be crying out at the attitude of our great Senators who go on criticizing without thinking, without even imagining what must be the condition of those who sacrificed their nights and their entire timings to do this. Sir, the movement of the Army, when you are moving large formations it takes time. It was said by the Opposition why did not they move the Division from Pindi? Why did not they move the Division from Nowshehra? There are no Divisions over here, sir. The nearest Division was Mangla, the nearest Division was Gujranawala and both of those Divisions were ordered to move and the orders were issued to them in the evening of 8th. On 9th night they

gathered all their reconnaissance parties because everybody was not sitting with his luggage ready to move. It was normal peace time and nobody had imagined that the earthquake would strike. People were on leave, people were on duties. So, everybody was gathered back into the Divisions. Their reconnaissance parties had moved on the 9th because first you have to send out your command. You go and reconnaissance, they see what is required? Rest of the main body joined them on 9th and on 10th they started their rescue opertation The problem that they encountered was sir, that the roads had to be cleared. Muzafarabad was blocked and Balakot was blocked until the Army Engineers cleared the roads, the convoy could not move. The only possible mobility was by helicopters. Then it was said the Army did not deploy all their helicopters. You do not deploy the fighting helicopters. You only deploy the transport helicopters which can carry baggage and which can bring the casualties and that was done. The Army took charge and they sent out, who was moving with mean, bags of ration to reach the tops? Who was going with mules and delivering the rations to those people who were standing at the tops. Sir, they were our *Jawans* and they were the volunteers from all over Pakistan. I only wish that our people who criticize they had gone themselves and seen who was doing all this. Army was in the fore front of all relief operations. Yes, there were certain short comings. I want to also clarify, that in every country of the world to start with, they have disaster management agencies, they have civil defence. Yes, we did not have them properly equipped, so the Army was

called at the very outset, otherwise even in Katrena, they first called in the civil agencies, then they called in the National Guards. When it went beyond the National Guards, then they called in the Army. Here since our other agencies are not well equipped, so army gets called in at the very outset. But army has responded to the nation's call whether it was flood, whether it was an earthquake, whether it was any disaster, army has always been there and it will be there because it is our own people, it is our own nation, it is our own kiths and kins, it is not *Ihsan* on anybody. So, irrespective of the criticisim that they do, they must keep in mind what was happening to the Army itself. All bunkers have been collapsed because these are self made. There are not proper constructed buildings in Azad Kashmir. There are no cantonments, these are camps and you must realise the difference between a camp and a cantonment. Unfortunately, it is not realised. The Army has been active eversince.

Sir, then it was said that Army should cut the Defence Budget and give the money for this job. Sir, all these Helicopters which have been flying, they have consumed petrol, from where has it come? Sir, from the Defence Budget. All this troops movement that has taken place, all the vehicles that have been plying their, expenditure is being met from the Defence Budget. Army has given away all its tents stores, all its blankets which their stores had and its extra ration all to the disaster areas from the Army Budget. So, it is not as if they have not sacrified already to make up this. They will have to make up all the shortfalls which would occur because they have already distributed everything out of the Defence

Budget. So, the cut on the Defence Budget has practically taken place but it would suit them to see that the Army gets a bad name and we give ammunition to our detractors, across the border to fire at Pakistan Army. Whose role are they playing?

Sir, then it was criticised that the G.H.Q is moving. Let me clarify the situation. It's not as if the plan has been made today. It is part of the Master Plan of Islamabad that G.H.Q. would move to so and so sector and this Government has said, we will give you no money, they have given money for the Air Forces's move, they have given money for the Navy's move, they have given money for the Joint Staff Headquarter's move but to the Army they said that we will not give any money, you have to generate your own money by selling your own land. And lands are cantonment lands which belong to the Army. So, Amry is selling its own land to build a headquarters in Islamabad which is our defence requirement. So, as and when it gets built, it is army's own land which is being disposed of. To say very innocently that it should all go to the consolidated fund, then why should it go to consolidated fund, so that the Army loses that money? Why should they then sell their land? Instead then they would demand that the Government gives them money in the budget as it has done for Air Force and Navy and for everbody else that has moved to Islamabad. Army is the only organization which has accepted to generate, its own funds for the move of the G.H.Q. Instead of appreciating that we are criticising it.

Sir, Fauji Foundation has been given money, they have been

given no money. Again this is not correct. If at all, it was only a guarantee given to Army Welfare Trust and not to Fauji Foundation.

Third Party Audit; Sir, the Government has time and again said that because of such criticism that comes which is negative in character, such criticism where they cause doubt on the credibility and character of everybody involved that the Government has said O.K. we are open even to third party audit. Not only the Auditor General but any party from abroad that they want to use, we will be open to that. So, what else do they want? Instead of a good gesture that the government has made. Prime Minister has constituted a Cabinet Committee to oversee the functions of each of these institutions and it has been offered that the Opposition may appoint their members and we are ready to have a joint parliamentary committee to oversee the functions. Why it has been done is because there is no intention of doing anything wrong. With the best of intention these bodies have been created to speed up the relief because it is of urgency. We want to reconstruct, we want to rehabilitate, we want to put our people back in place from where they have come. So, sir, once again I would like to appeal that we should not blindly pursue only one item agenda and that is throw mud on the Army, that is the task assigned to the certain people. I think they must keep the national interest in mind and not run down their own national institution because India could do no better.

Mr. Chairman: Thank you. I think it is much better if you could.

.....

Senator Farhat Ullah Baber: If you just give two minutes to respond to what the honourable Senator has said....

Mr. Chairman: It will be developing in to a cross talk. I think this issue needs a debate. You have raised a point, he has objected to it..

Senator Farhat Ullah Baber: But Mr. Chairman! certain points were raised by the honourable Senator which I think to be important.

Mr. Chairman: I don't go on to get to the issue with this. So we are in a process of speeches on this issue. You have made a point and the Minister responded.

Senator Farhat Ullah Baber: Mr. Chairman! I will respect your ruling, whatever the ruling is but I request to give me two three minutes. But if you rule that "no" there should be no ongoing debate, I respect the ruling.

Mr. Chairman: Thank you very much, I am obliged. Now I will request Mr. Tariq Azeem Khan.

سینیٹر طارق عظیم خان (وزیرمملکت برائے اوور سیز پاکستانیز)، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman! so far excellent debate has taken place. Fairly exhausted the subject and most people have made some relevant points and unfortunately some people have not made very relevant points about the earthquake. Just now we have heard that there should be

accountability and there should be transparency, yes, of course, we all agree to that but where do lands in Sindh or National Bank writes off and Okara Military Farms come into earthquake, I can not understand but I don't want to repeat what has already been said sir, but I just like to say that I will like toaddress some of the issues raised by my honourable members of the House. Before I do that I like to update this House with some facts and figures because I feel that there is lack of information. Some of the problems will be resolved by setting up this All Patries Committee but nevertheless as of yesterday, there are certain facts that I will like to give to the House.

Sir, we have talked about the relief goods being supplied to the affected areas and I will like to bring to your attention Mr. Chairman! that so far till yesterday, there were 531333 tents distributed, 3788650 blankets and medicines 3190 tons

یہ چیزیں کل تک distribute کر دی گئیں تھیں۔ اس کےعلاوہ میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ air lift کی بات ہو رہی تھی، کل تک 7286 sorties were already done and only two days ago on the 19th November, ایک دن میں آرمی ہیلی کاپٹرز نے 212 sorties کیں۔ دوسرے لوگ بھی ہماری مدد کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ reconstruction process میں جناب! I may like to point out کہ ابھی تک گورنمنٹ کی طرف سے جو شیلٹر بنائے گئے ہیں وہ total numbers of shelter already constructed 2618 and under construction 1043 ہیں۔ ابھی تک 26000 CGI sheets, corrugated sheets air lift کر کے ان لوگوں کو supply کر دی گئی ہیں۔ One more fact sir, یہاں پر جو hospitals ہیں، so far, in Military hospitals 66000 کے قریب لوگ admit کیے گئے اور ان میں سے 54000 discharge کر دیئے گئے ہیں۔ ابھی تک ہمارے پاس over 2000

لوگوں کی capacity ہے اور یہ field hospitals کے علاوہ ہے۔ یہ تھوڑی سی details تھیں' جناب! I thought, I like to briefly touch on that.
اب کچھ points ہیں جو ہمارے معزز سینیٹرز نے اٹھائے ہیں۔

And I would like to very briefly sir keeping time in mind, touch upon them. People have talked about the initial delay in rescue and relief. Again much has been said, so I don't want to go about it again but I would like to say that had it there been any delay which was deliberate or avoidable we will all like to condemn it but the fact of the matter is that there was no delay. As my honourable Senator just now said that on the very day within hour, Prime Minister and the President both were at Margalla Tower. Sir, four members of this honourable House Mushahid Hussain Sahib, myself, Shehzad Wasim and Mengal Sahib were also there at the Margalla Tower. We arrived there around 10.45 and helped as we would. The same very day on Saturday, a meeting took place. The next morning there was an emergency Cabinet Meeting and the Ministers were asked to go through these affected areas and stay there till we were relieved. Myself sir, I don't want to take much of credit but I would like to point out that personally I have spent four nights and eleven days in the affected areas and I would also like to point out by the way that I did not claim any TA/DA as was pointed out by somebody yesterday, no Minister in fact did it and it is a shameful thing that somebody goes ahead and makes such claims and makes some accusations like this.

سوال یہ ہے جناب! کہ کسی کو امداد نہیں پہنچ سکی یا امداد نہیں پہنچائی گئی دونوں میں بہت فرق ہے۔ جو لوگ ان دشوار گزار علاقوں میں رہتے ہیں یا گئے ہوئے ہیں ان کو اس سوال کا جواب

بخوبی سمجھ آجائے گا۔ آپ کے لئے

through you I would like to also bring to your attention that although a lot has been written and said about the earthquake and relief activities but so far, I have not at least seen any proper survey carried out which went to these areas, people asked a question and found out how did the people who were actually affected, how did they feel about the efforts of the Government? I would like to bring to your attention Mr. Chairman, a survey that was carried out on the 10th of November i.e. exactly one month after the earthquake. This was carried out by BBC Urdu Service. So, it is available on the website for anybody to see it and he asked the question, " The Performance of Pakistan's government". I would like to give you the results

64.1% of the people who were directly یعنی 33.1% اچھا 31% بہت اچھا

برا affected said that it was either good or satisfactory, as against that, was 33.6% nearly two to one. People who were affected and those who knew about the activities said that they believed that the activity of the Government and the performance of the Government was either good or satisfactory two to one. Also sir, a lot of people have raised a point about the delay in response perhaps like it has been said earlier it is difficult to compare any other relief. People have pointed out that on 26th of December in America after Katrina how long it took the mightiest power in the world to come to the aid of those who were striken by Katrina. I would not like to take up because it is not a good comparison. I would like to point out to you sir, a similar terrain across the border,

what happened there because they were also affected although the number of casualties was not as much number of people who died were only 1300. Let me sir, once again point out to you and read out something to you this is BBC News.

Now they are reporting on the 18th of October that is 10 days after the earthquake that has also struck them. Abdul Ghafoor said, who had his 3 years old daughter, a 6 years old daughter and 18 years old his sister died that he waits all the day in cold hoping for a tent, so far, there has been no tent in sight. Though he managed to get 4 blankets and some tea. I have not slept for past one week. I have lost my house, my children have no utensils, no water, nothing at all. There is no hope in life left for me. All I am asking is just one tent. This is across the border

Sir, 'Times' magazine which reported a report on Kashmir, "Agonyof Kashmir". I like to read out sir, what happened on the other side. This is 'Times' magazine saying that "yet five days after the quake the Indian kashmiri mountain village of Skey which was flatened had received no help even though it overlooks Ori, a base for thousands of Indian troops. There had been no air drops of food, water or medicine and no searchor rescue teams that might have found survivals in the debris of this village" and it goes on to quote, the Indian Army spokesman, he said that we had to look after our own army personnel first. Admits Indian Army spokesman Col. Hameth Juneja guaranteeing the national security is nevertheless our first priority. These are people who keep reminding us that across the border everything is hunky dory. These are

the people who had offered us use of air helicopters because they had so many excesses of helicopters. Yet, on their side, 10 days after the event they had not even reached their own villages. This is an area which is very similar sir, in terrain and the type of damage that was done to their property and life.

I like to come to another thing sir, the role of the Army. Lot had been said that why army is taking charge. The fact of the matter is sir, keeping that terrain in mind, keeping the size of the calamity in mind, I think we must be very clear in our minds. Can anybody else, any other organization, could it have done the job? In my own mind, I am clear sir, that nobody, no NGO, no other government department could have taken on such a big job and would have gone in and done such a tremendous and wonderful work in that area. In any case it has been pointed out already that both the Chief Relief Commissioner as well as head of ERRA, they both were under the Prime Minister who is an elected Leader of the House and a member of this Parliament.

Opposition have been invited as has been pointed out just now, have been invited from day one to come and join us. In fact we would love them to come and give their suggestions. We would like to hear from them but unfortunately from the very beginning when Ch. Shujaat Hussain, in fact, telephoned personally all the Leaders of the Opposition and asked them to come and join us in an All Party Conference. They did not want to come and join. In fact they used a pretext that they will consult each other and let us know. That was a call made on the 12th of

October sir, four days afterwards. Since then, there was a briefing arranged in the P.M. Secretariat. Unfortunately, once again the Opposition boycotted it and now that all party committee has been set up, I hope and pray that the opposition will grab this opportunity and come and play their part. Four honourable members of this Senate are members of this Committee, as in fact is the Leader of the Opposition, Senator Raza Rabbani. I hope that everyone will play his part.

اور جس جذبے اور اتحاد کا اظہار ساری قوم نے کیا ہے مجھے امید ہے کہ ہم سب لوگ سیاست سے بالا تر ہو کر کام کریں گے اور میری اپوزیشن سے اپیل ہے کہ خدارا! اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور سب مل کر قوم کی مدد کریں جس کی ہم سب کو ضرورت ہے اور مجھے امید ہے کہ اپوزیشن والے

they will not once again find some pretexts, some excuses. There may be some good excuses they may find but there will not be very good reasons.

مجھے افسوس ہے کہ ابھی ایک دو دن پہلے کچھ لوگوں نے پھر اپنی speech کرتے ہوئے ہم اور آپ کی بات کی۔ Sir انہیں پتا ہونا چاہیے کہ ایک متحد پاکستانی قوم نے ہم اور آپ کی سیاست کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دیا۔ کراچی سے خیبر تک، تربت سے گلگت تک سب لوگوں نے جس طریقے سے صوبائیت سے بالا تر ہو کر لوگوں کی مدد کی، وہ واقعی قابل دید تھی۔

جناب سینیٹر ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ ہم مدد نہیں کر سکے۔ Sir اگر جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب کے کچھ دوست مدد نہیں کر سکے تو کوئی بات نہیں۔ ہمارے لاکھوں محب وطن بلوچی بھائیوں اور بہنوں نے دل کھول کر مدد کی اور ساری قوم اس چیز کے لیے ان کی مشکور ہے۔

ایک اور بات NATO Forces کے بارے میں کہی گئی ہے ۔ جناب والا! NATO والے خود نہیں آئے اور نہ یہ کوئی combat forces ہیں۔ NATO Forces کو ہم نے بلایا ۔ We asked them to come for their expertise اور یہ کہا گیا کہ یہ سارے کے سارے

engineering companies والے ہیں' ایسی کوئی بات نہیں - ان کی تین combat forces
کو request کی گئی ہے

and I would like to give some facts to you Mr. Chairman. These are total so far 867.

نیٹو کے 867 لوگ یہاں پاکستان میں آئے ہیں جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ ہم نے ان کو بلایا ہے - ان سب لوگوں کو باغ کے علاقے میں deploy کیا گیا ہے - Basically debris remove کرنے کے لیے' وہاں پر roads بنانے کے لیے اور ایک فیلڈ ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔ نیٹو کی فورسز combat کے علاوہ peace time پر ایسے کام کرتی ہیں - دنیا کے مختلف ممالک میں وہ relief کا کام کرتی ہیں اور peace time duties پر یہ لوگ وہاں کام کر رہے ہیں۔ اور ان 867لوگوں کے علاوہ ابھی 240 Italian ان کو جلد ہی join کرلیں گے۔ شروع میں یہ صرف 90 days کے لیے پاکستان آئے لیکن ہمیں امید ہے اور infact ہماری کوشش ہے کہ یہ لوگ زیادہ دیر تک رہیں کیونکہ جتنی دیر یہ یہاں پر رہیں گے اتنا زیادہ کام کر پائیں گے۔

میں آپ سے دوبارہ finally request کرتا ہوں کہ لوگوں کو چاہیے کہ ان کو facts and figures معلوم ہوں at least کوشش کرنی چاہیے

before we make any accusations. I am sure sir, that the whole House willnow join me in thanking our friends the world over, the international community who infact, have contributed beyond our expectations and exceeded our target at Donors' Conference last Saturday. Surely sir, it reflects the excellent standing Pakistan enjoys today in the comity of nations. It is a recognition of the stature and the standing of our President General Pervez Musharraf and it tantamounts to a sounding vote of confidence in the Government of Prime Minister Shaukat Aziz. Thank you very much sir.

Mr. Chairman: Most members have gone probably to the reception of the Australian Prime Minister. Our next speaker is Prof. Ghafoor Ahmad, I would like to hear him, I would like to see that every body hears.

اگر پروفیسر صاحب ! آپ پسند کریں تو اس کو کل پر رکھ لیں یا ابھی بولنا چاہیں تو ہمیں کوئی مسئلہ نہیں۔

پروفیسر غفور احمد۔ کل پر رکھ لیں۔

Mr . Chairman: So , in that case I adjourn the House till tomorrow and we will reassemble at 3 . 30 and the first speaker would be Prof. Ghafoor Ahmad. Thank you very much.

[The House was then adjourned to meet again on 23rd November,2005 at 3.30 p.m.]